اِعتکاف کورس

متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

دارالایمان

فہرست

عرضِ مؤلف ____ 13

کورس سے استفادہ کی ترتیب ____ 14

اعتکاف کے فضائل و مسائل ____ 15

اعتکاف کی تعریف ____ 15

فضائل اعتکاف ____ 15

اقسام اعتکاف ____ 18

1: اعتکافِ واجب ____ 18

اعتکافِ واجب کے مسائل ____ 18

2: اعتکافِ سنت ____ 19

مسائل اعتکافِ سنت ____ 19

اعتکاف کی حالت میں جائز کام ____ 21

اعتکاف کے ممنوعات و مکروہات ____ 22

3: اعتکاف نفل ____ 25

بعض معمولاتِ اعتکاف ____ 26

تحیۃ الوضوء ____ 26

تحیۃ المسجد ____ 27

نماز اشراق ____ 27

نماز چاشت ____ 28

نماز اوابین ____ 29

نماز تہجد ____ 30

تہجد کی رکعات ____ 30

صلوٰۃ التسبیح ____ 31

تَوحِید ____ 33

1:توحید ربوبیت ____ 33

2:توحید الوہیت ____ 33

3:توحید صفات ____ 33

نبوت اور سالت ____ 34

نبی کی تعریف: ____ 34

1: نبی اور رسول میں فرق ____ 34

2: انبیاء اور رسل کی تعداد ____ 34

3:بشریت و نورانیت ____ 34

4: عصمت و حفاظت ____ 34

5:حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ____ 35

6: سماع صلوٰۃ والسلام 35

7: ختم نبوت 35

8: نزول عیسیٰ علیہ السلام 36

قیامت 37

1: قیامت کی تعریف 37

2: موت 37

3: قیامت کی قسمیں 37

4: قبر 38

5: اعادہ روح اور سوال وجواب 38

6: قیامت و حشر 38

7: حساب و کتاب 39

8: پل صراط 40

9: حوض کوثر 40

10: دخول جنت و دخول جہنم 40

صحابیت 41

صحابی کی تعریف 41

عظمت صحابی 41

معیار ایمان و عمل 41

اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم __________ 42

خلافت راشدہ __________ 42

مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین __________ 43

اہل السنت والجماعت کا موقف __________ 43

تنقید اور حق تنقید __________ 44

اجتہاد و تقلید __________ 45

اجتہاد کی تعریف __________ 45

ضرورت اجتہاد __________ 45

اجتہاد کے مواقع __________ 45

عوام الناس کی ذمہ داری __________ 47

ائمہ مجتہدین __________ 48

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ __________ 48

ایک غلط فہمی کا ازالہ __________ 48

امام اعظم ؛ دیگر ائمہ کی نظر میں __________ 49

امام مالک رحمہ اللہ __________ 50

امام شافعی رحمہ اللہ: __________ 51

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ __________ 51

علم و عمل __________ 52

1: قرآن پاک کو پڑھنا ________ 52

2: قرآن پاک کو سمجھنا ________ 52

3: قرآن پاک پر عمل کرنا ________ 53

بیعت کی شرائط ________ 53

چہل حدیث ________ 54

ارکانِ اسلام ________ 54

ختم نبوت ________ 55

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ________ 55

حفاظت اجساد انبیاء علیہم السلام ________ 56

سماع صلوۃ وسلام ________ 56

فضیلت درود شریف ________ 57

عرض اعمال ________ 57

قیامت ________ 58

شفاعت ________ 58

وسیلہ ________ 59

فضیلت نماز ________ 60

نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنا ________ 61

امام کے پیچھے قراءت نہ کرنا_______________________________61

آمین آہستہ آواز سے کہنا _______________________________62

نماز میں رفع یدین نہ کرنا _______________________________62

تین رکعات وتر _______________________________63

فضیلت روزہ _______________________________64

فضیلت قربانی_______________________________64

نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہنا_______________________________65

بیس تراویح _______________________________66

عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم _______________________________66

عظمت فقہ_______________________________67

عظمتِ فقیہ _______________________________68

عظمت محدثین _______________________________68

وراثت انبیاء علیہم السلام _______________________________69

عظمتِ قرآن_______________________________70

حفظ القرآن_______________________________70

اتباع سنت _______________________________71

رد بدعت _______________________________71

مسلمان کے حقوق_________________________________72

والدین کے حقوق_________________________________73

اولاد کے حقوق _________________________________73

خاوند کے حقوق_________________________________74

بیوی کے حقوق _________________________________75

مدینۃ منورہ کی فضیلت_____________________________75

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ____________________________76

تعمیر مسجد _____________________________________77

بیعت ____77

ذکر اللہ تعالیٰ ____________________________________79

خاتمہ بالخیر_____________________________________79

مسنون دعائیں ___________________________________ 80

نیند سے بیداری کی دعاء_____________________________80

بیت الخلاء جانے کی دعاء_____________________________80

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعاء ___________________________80

وضو شروع کرتے وقت کی دعاء __________________________80

وضو کے درمیان کی دعاء ______________________________80

وضو کے آخر کی دعاء ________ 81

گھر سے نکلنے کی دعاء ________ 81

مسجد میں داخل ہونے کی دعا________ 81

اذان کا جواب________ 82

اذان کے بعد دعاء________ 82

اقامت کا جواب ________ 83

تلاوت قرآن کی دعاء________ 83

نماز کے بعد اذکار ________ 83

نماز کے بعد کی دعا________ 84

نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ________ 84

مسجد سے نکلنے کی دعاء ________ 85

خوش گوار واقعہ پیش آنے پر یہ دعاء پڑھے ________ 85

ناخوش گوار واقعہ پیش آنے پر یہ دعاء پڑھے ________ 85

کھانا کھاتے وقت کی دعاء ________ 85

کھانا کھانے کے بعد کی دعاء ________ 86

دودھ پینے کے بعد کی دعاء________ 86

مہمان کھانا کھانے کے بعد میزبان کو یہ دعاء دے ________ 86

کپڑے اتارنے کی دعاء 86

کپڑے بدلنے کی دعاء 87

نئے کپڑے پہننے کی دعا 87

آئینہ دیکھنے کی دعاء 87

مقیم؛ مسافر آدمی کو یہ دعا دے 87

مسافر؛ مقیم آدمی کو یہ دعا دے 88

سواری پر سوار ہونے کی دعاء 88

دوران سفر تکبیر و تسبیح 88

دوران سفر کسی جگہ ٹھہرے یا اترے تو یہ دعاء پڑھے 88

سفر سے واپسی کی دعاء 88

کسی بھی قسم کی تکلیف اور درد کی دعاء 89

جب تیز ہوا چل رہی ہو تو یہ پڑھیں 89

کڑک اور گرج چمک کے وقت دعاء 89

بارش مانگنے کی دعاء 90

جب بارش ہونے لگے تو یہ دعاء پڑھے 90

بارش کے بعد دعاء 90

مصیبت اور پریشانی دور کرنے کی دعاء 90

ہر قسم کے مرض سے شفاء حاصل کرنے کی دعاء ________________ 90

ہر مریض پر پڑھنے کے لیے مسنون دم ____________________ 91

میت کی آنکھیں بند کرتے وقت دعاء ____________________ 91

قبرستان کی زیارت کے وقت دعاء ______________________ 91

میت کو قبر میں داخل کرتے وقت یہ دعاء پڑھے ________________ 91

میت کو دفن کرنے بعد یہ دعاء پڑھے ____________________ 92

بازار میں داخل ہونے کی دعاء ________________________ 92

جب کسی موسم کا نیا پھل دیکھے اور کھائے تو یہ دعاء پڑھے ___________ 92

جو شادی کرے یا سواری وغیرہ خریدے تو یہ دعاء پڑھے ___________ 93

نکاح کی مبارک باد ______________________________ 93

بیوی سے ہمبستری کرتے وقت یہ دعاء پڑھے __________________ 93

نیا چاند دیکھنے کی دعاء ____________________________ 93

روزہ افطار کرنے کی د دعاء __________________________ 94

لیلۃ القدر کی دعاء ______________________________ 94

سونے کی دعائیں ________________________________ 94

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مؤلف

"اعتکاف کورس" آپ کے ہاتھوں میں ہے جو معتکفین کیلیے ایک انمول تحفہ ہے۔ اس کی ترتیب کی بنیادی طور پر دو وجوہات ہیں:

1: رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اعتکاف کی عبادت سرانجام دیتی ہے۔ مبارک ساعات اور مسجد کے بابرکت ماحول میں ذکر و عبادات کا لطف تو ہوتا ہی ہے لیکن اعتکاف کے مسائل نہ جاننے کی وجہ سے بے حد غلطیاں واقع ہو جاتی ہیں، حتیٰ کہ بعض مرتبہ معتکف اعتکاف بھی توڑ بیٹھتا ہے۔ اس لیے شدید ضرورت محسوس ہوئی کہ اعتکاف سے متعلق بنیادی مسائل مختصر انداز میں تحریر کر دیے جائیں۔

2: دس دن کا مختصر عرصہ اور مسجد کی یکسوئی والا ماحول، معتکف کی علمی و عملی تربیت کیلیے انتہائی قیمتی وقت ہے۔ انسان جب کسی بات کو یکسوئی اور توجہ کے ساتھ پڑھتا اور سنتا ہے تو یقینی طور پر وہ دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے۔ اس لیے اس بات کا داعیہ پیدا ہوا کہ ایسا نصاب مرتب کر دیا جائے جو اعتکاف کے اس عشرہ کی مناسبت سے مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ پر اثر بھی ہو۔

ان دو وجہوں کے پیش نظر یہ کورس ترتیب دیا گیا ہے جس میں اعتکاف کے بنیادی مسائل، اعتکاف کے دوران خاص معمولات، چند بنیادی نظریات و

معلومات اور مختلف موضوعات پر چالیس احادیث کا مجموعہ شامل ہے۔

اس بات کی انتہائی کوشش کی گئی ہے کہ کورس مختصر ہو تاکہ یاد کرنے اور مذاکرہ کرنے میں آسانی ہو، اس لیے دلائل سے قطع نظر صرف مسئلہ کے بیان کرنے پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

کورس سے استفادہ کی ترتیب

کورس سے استفادہ کی ایک صورت یہ ہے کہ مسجد کے امام یا مسجد سے منسلک عالم دین ایک وقت مقرر کرلیں جس میں معتکفین کو یہ کورس درساً پڑھائیں اور معتکفین حضرات آپس میں مذاکرہ کرتے رہیں، پھر دوسرے وقت میں اس درس کا اعادہ کر کے ان سے سن لیا جائے۔ سہولت کی خاطر کورس کو نو یا دس حصوں میں تقسیم کرکے ہر دن ایک حصہ کا درس دیا جائے۔

اس کی دوسری صورت یہ بھی ہے کہ معتکفین حضرات مذکورہ ترتیب پر کورس کو نو یا دس حصوں میں تقسیم کر کے اپنے طور پر اس کا مطالعہ کریں اور جو چیز قابل وضاحت ہو وہ امام صاحب یا مسجد سے متعلق عالم دین سے پوچھ لیا کریں، لیکن پہلی صورت میں سہولت اور فائدہ زیادہ ہے۔ دورانِ اعتکاف دعاؤں کا بھرپور اہتمام کریں۔ تمام عالم اسلام کی سلامتی کے لیے خصوصی مناجات کریں اور اس عاجز کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد ضرور رکھیں۔ اللہ تعالی دین کی خدمت کے لیے قبول فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔

والسلام

محمد الیاس گھمن

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

اعتکاف کے فضائل و مسائل

اعتکاف کی تعریف

اعتکاف کا لفظی معنی ہے: "ٹھہرنا اور رکنا"۔ اعتکاف کرنے والا کچھ مدت کیلیے ایک خاص جگہ میں یعنی مرد مسجد میں اور عورت گھر کے خاص حصہ میں جس کو اس نے منتخب کیا ہوتا ہے ٹھہرا اور رکا رہتا ہے، اس لیے اسے "اعتکاف" کہتے ہیں۔

فضائل اعتکاف

1: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ

صحيح البخارى: باب الاعتكاف في العشر الأواخر، ج 1ص271

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی۔ پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اعتکاف فرماتی رہیں۔

2: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ... وَمَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالَى جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ كُلُّ خَنْدَقٍ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ

المعجم الاوسط للطبرانی: ج5 ص279 رقم الحديث 7326

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کی رضا کیلیے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے تو اللہ

تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقوں کو آڑ بنا دیں گے، ایک خندق کی مسافت آسمان وزمین کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ چوڑی ہے۔

فائدہ: سبحان اللہ! جب ایک دن کے اعتکاف کی یہ فضیلت ہے تو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے اعتکاف کی کیا فضیلت ہو گی؟ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو رمضان کی مبارک گھڑیوں میں اعتکاف کرتے ہیں اور مذکورہ فضیلت کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

3: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوبَ، وَيُجْرِىٰ لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا

سنن ابن ماجة: باب في ثواب الاعتكاف ص128

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعتکاف کرنے والا گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی تمام نیکیاں اسی طرح لکھی جاتی رہتی ہیں جیسے وہ ان کو خود کرتا رہا ہو۔

فائدہ: اس حدیث میں اعتکاف کے فوائد میں سے دو بیان کیے گئے ہیں:

1) معتکف جتنے دن اعتکاف کرے گا اتنے دن گناہوں سے بچا رہے گا۔

2) جو نیکیاں وہ باہر کرتا تھا مثلاً مریض کی عیادت، جنازہ میں شرکت، غرباء کی امداد، علماء کی مجالس میں حاضری وغیرہ، اعتکاف کی حالت میں اگرچہ ان کاموں کو نہیں کر سکتا لیکن اس قسم کے اعمال کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔

4: ایک حدیث میں ہے: مَنِ اعْتَكَفَ إِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

کنز العمال: کتاب الصوم، الفصل السابع فی الاعتکاف و لیلة القدر، ج8 ص244

ترجمہ: جس نے اللہ کی رضا کیلیے ایمان و اخلاصکے ساتھ اعتکاف کیا تو اس کے پچھلے

گناہ معاف ہو جائیں گے۔

فائدہ: اس حدیث میں اعتکاف کرنے پر جن گناہوں کی معافی کا وعدہ کیا گیا ہے ان سے مراد گناہ صغیرہ ہیں، کیونکہ گناہ کبیرہ کی معافی کیلیے توبہ شرط ہے۔ اعتکاف کرنے والا جب مبارک ساعات میں خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتا ہے، آہ وبکا کرتا ہے اور اپنے سابقہ گناہوں سے سچی توبہ کرتے ہوئے آئندہ نہ کرنے کا عزم کرتا ہے تو یقینی بات ہے اس کے کبیرہ گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں، اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک میں گناہوں سے مراد کبیرہ بھی ہو سکتے ہیں جن کی معافی اعتکاف میں ہوتی ہے۔ لہٰذا معتکف کو چاہیے کہ توبہ واستغفار کا ضرور اہتمام کیا کرے۔

:5 عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

صحيح البخارى: باب تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر، ج1 ص270

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری راتوں میں تلاش کیا کرو۔

فائدہ: اعتکاف سے مقصود لیلۃ القدر کو پانا ہے جس کی فضیلت ہزار مہینوں سے زیادہ ہے۔ نیز اس حدیث میں لیلۃ القدر کو تلاش کرنے کیلیے آخری عشرہ کا اہتمام بتایا گیا ہے جو دیگر احادیث کی رو سے اس عشرہ کی طاق راتیں ہیں۔ لہٰذا بہتر تو یہی ہے کہ اس آخری عشرہ کی ساری راتوں میں بیداری کا اہتمام کرنا چاہیے ورنہ کم از کم طاق راتوں کو تو ضرور عبادت میں گزارنا چاہیے۔

اقسام اعتکاف

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں: واجب، سنت، نفل

1: اعتکافِ واجب

اعتکاف واجب وہ ہے جو منت ماننے سے واجب ہو گیا ہو یا کسی مسنون اعتکاف کے توڑ دینے سے اس کی قضا واجب ہو گئی ہو۔

اعتکافِ واجب کے مسائل

1: جس اعتکاف کی زبان سے منت مان لی ہو وہ منت کسی شرط پر موقوف ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں اعتکاف واجب ہو جاتا ہے۔

2: صرف دل میں نیت کر لینے سے منت نہیں ہوتی بلکہ زبان سے الفاظ کا ادا کرنا ضروری ہے۔

3: منت والے اعتکاف میں روزہ رکھنا ضروری ہے، خواہ یہ روزہ رمضان کا ہو یا اس کے علاوہ کسی اور مہینہ کا، اور اعتکاف بھی رمضان میں ہو یا اس کے علاوہ میں۔

4: ایک دن کا اعتکاف کرنے کی منت مانی ہو تو صرف دن کا اعتکاف واجب ہو گا۔ اگر 24 گھنٹے کی نیت ساتھ کی ہو تب 24 گھنٹے ہی کا اعتکاف واجب ہو گا۔

5: اگر کسی نے منت مانتے وقت یہ کہا کہ میں رات کا اعتکاف کروں گا اور دل میں نیت دن کی بھی تھی تو یہ منت صحیح نہیں ہے۔ اس پر اعتکاف واجب نہیں ہو گا، کیونکہ رات میں روزہ نہیں ہوتا۔

6: اگر ایک سے زائد دنوں کے اعتکاف کی نیت مانی تو اتنے دن اور رات دونوں کا اعتکاف کرنا پڑے گا اور اگر ایک رات سے زیادہ راتوں کے اعتکاف کی

منت مانی تب بھی دن اور رات دونوں کا اعتکاف کرنا ضروری ہے۔

7: اگر ایک سے زیادہ دنوں کے اعتکاف کی منت مانی ہو اور نیت یہ کی کہ صرف دن کو اعتکاف کروں گا اور رات کو مسجد سے باہر آجاؤں گا تو ایسی نیت درست ہے۔ لہٰذا ایسا شخص صبح صادق سے پہلے مسجد میں چلا جائے اور غروبِ آفتاب کے بعد واپس آجائے۔

8: جب ایک سے زیادہ دنوں کے اعتکاف کی منت مانی ہو تو ان دنوں میں پے در پے روزانہ اعتکاف کرنا واجب ہے، درمیان میں وقفہ نہیں کرسکتا البتہ اگر منت مانتے وقت زبان سے کہہ دے کہ میں اتنے دنوں میں متفرق طور پر اعتکاف کروں گا تو یہ بھی جائز ہے۔

9: جن کاموں کیلیے سنت اعتکاف میں نکلنا جائز ہے، واجب اعتکاف میں بھی ان کاموں کیلیے نکلنا جائز ہے اور جن کاموں کیلیے اعتکافِ سنت میں نکلنا جائز نہیں تو ان کاموں کے لیے اعتکاف واجب میں بھی نکلنا جائز نہیں۔

2: اعتکافِ سنت

اعتکافِ سنت وہ ہے جو صرف رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں کیا جاتا ہے۔

مسائل اعتکافِ سنت

1: رمضان کے سنت اعتکاف کا وقت بیسواں روزہ پورا ہونے کے دن غروبِ آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور عید کا چاند نظر آنے تک رہتا ہے۔ معتکف کو چاہیے کہ وہ بیسویں دن غروبِ آفتاب سے پہلے اعتکاف والی جگہ پہنچ جائے۔

2: یہ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، یعنی بڑے شہروں کے محلے کی

کسی ایک مسجد میں اور گاؤں دیہات کی پوری بستی کی کسی ایک مسجد میں کوئی ایک آدمی بھی اعتکاف کرے گا تو سنت سب کی طرف سے ادا ہو جائے گی۔ اگر کوئی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب گنہگار ہونگے۔

3: جس محلے یا بستی میں اعتکاف کیا گیا ہے، اس محلے اور بستی والوں کی طرف سے سنت ادا ہو جائے گی اگرچہ اعتکاف کرنے والا دوسرے محلے کا ہو۔

4: آخری عشرے کے چند دن کا اعتکاف، اعتکافِ نفل ہے، سنت نہیں۔

5: عورتوں کو مسجد کے بجائے اپنے گھر میں اعتکاف کرنا چاہیے۔

6: سنت اعتکاف کی دل میں اتنی نیت کافی ہے کہ میں اللہ تعالی کی رضا کیلیے رمضان کے آخری عشرے کا مسنون اعتکاف کرتا ہوں۔

7: کسی شخص کو اجرت دے کر اعتکاف بٹھانا جائز نہیں۔

8: مسجد میں ایک سے زائد لوگ اعتکاف کریں تو سب کو ثواب ملتا ہے۔

9: مسنون اعتکاف کی نیت بیس تاریخ کے غروبِ شمس سے پہلے کر لینی چاہیے، اگر کوئی شخص وقت پر مسجد میں داخل ہو گیا لیکن اس نے اعتکاف کی نیت نہیں کی اور سورج غروب ہو گیا تو پھر نیت کرنے سے اعتکاف سنت نہیں ہو گا۔

10: اعتکافِ مسنون کے صحیح ہونے کیلیے مندرجہ ذیل چیزیں ضروری ہیں:

1) مسلمان ہونا

2) عاقل ہونا

3) اعتکاف کی نیت کرنا

4) مرد کا مسجد میں اعتکاف کرنا

5) مرد اور عورت کا جنابت یعنی غسل واجب ہونے والی حالت سے پاک ہونا۔ یہ شرط اعتکاف کے جائز ہونے کیلیے ہے لہذا اگر کوئی شخص حالت جنابت

میں اعتکاف شروع کر دے تو اعتکاف تو صحیح ہو جائے گا لیکن یہ شخص گناہگار ہو گا۔

6) عورت کا حیض و نفاس سے خالی ہونا

7) روزے سے ہونا۔ اگر اعتکاف کے دوران کوئی ایک روزہ نہ رکھ سکے یا کسی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے تو مسنون اعتکاف بھی ٹوٹ جائے گا۔

11: اگر کسی شخص نے پہلے دو عشروں میں روزے نہ رکھے ہوں یا تراویح نہ پڑھی ہو تو وہ بھی اعتکاف کر سکتا ہے۔

12: جس شخص کے بدن سے بدبو آتی ہو یا ایسا مرض ہو جس کی وجہ سے لوگ تنگ ہوتے ہوں تو ایسا شخص اعتکاف میں نہ بیٹھے البتہ اگر بدبو تھوڑی ہو جو خوشبو وغیرہ سے دور ہو جائے اور لوگوں کو تکلیف نہ ہو، تو جائز ہے۔

اعتکاف کی حالت میں جائز کام

1. کھانا پینا (بشرطیکہ مسجد کو گندا نہ کیا جائے)
2. سونا
3. ضرورت کی بات کرنا
4. اپنا یا دوسرے کا نکاح یا کوئی اور عقد کرنا
5. کپڑے بدلنا
6. خوشبو لگانا
7. تیل لگانا
8. کنگھی کرنا (بشرطیکہ مسجد کی چٹائی اور قالین وغیرہ خراب نہ ہوں)
9. مسجد میں کسی مریض کا معائنہ کرنا نسخہ لکھنا یا دوا بتا دینا لیکن یہ کام بغیر اجرت کے کرے تو جائز ہیں ورنہ مکروہ ہیں۔

10. برتن وغیرہ دھونا۔

11. ضروریات زندگی کیلیے خرید و فروخت کرنا بشرطیکہ سودا مسجد میں نہ لایا جائے، کیونکہ مسجد کو باقاعدہ تجارت گاہ بنانا جائز نہیں۔

12. عورت کا اعتکاف کی حالت میں بچوں کو دودھ پلانا۔

13. معتکف کا اپنی نشست گاہ کے ارد گرد چادریں لگانا۔

14. معتکف کا مسجد میں اپنی جگہ بدلنا۔

15. بقدر ضرورت بستر، صابن، کھانے پینے کے برتن، ہاتھ دھونے کے برتن اور مطالعہ کیلیے دینی کتب مسجد میں رکھنا۔

اعتکاف کے ممنوعات ومکروہات

1. بلاضرورت باتیں کرنا۔

2. اعتکاف کی حالت میں فحش یا بے کار اور جھوٹے قصے کہانیوں یا اسلام کے خلاف مضامین پر مشتمل لٹریچر تصویر دار اخبارات و رسائل یا اخبارات کی جھوٹی خبریں مسجد میں لانا، رکھنا، پڑھنا، سننا۔

3. ضرورت سے زیادہ سامان مسجد میں لاکر بکھیر دینا۔

4. مسجد کی بجلی، گیس اور پانی وغیرہ کا بے جا استعمال کرنا۔

5. مسجد میں سگریٹ، بیڑی وحقہ پینا۔

6. اجرت کے ساتھ حجامت بنانا اور بنوانا، لیکن اگر کسی کو حجامت کی ضرورت ہے اور بغیر معاوضہ کے بنانے والا میسر نہ ہو تو ایسی صورت اختیار کی جا سکتی ہے کہ حجامت بنانے والا مسجد سے باہر رہے اور معتکف مسجد کے اندر۔

حاجاتِ طبعیہ

پیشاب، پاخانہ اوراستنجے کی ضرورت کیلیے معتکف کو باہر نکلنا جائز ہے، جن کے

مسائل مندرجہ ذیل ہیں:

1. پیشاب، پاخانہ کیلیے قریب ترین جگہ کا انتخاب کرنا چاہیے۔

2. اگر مسجد سے متصل بیت الخلاء بنا ہوا ہے اور اسے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، تو وہیں ضرورت پوری کرنی چاہیے اور اگر ایسا نہیں ہے تو دور جا سکتا ہے، چاہے کچھ دور جانا پڑے۔

3. اگر بیت الخلاء مشغول ہو تو انتظار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ فارغ ہونے کے بعد ایک لمحہ بھی وہاں ٹھہرنا جائز نہیں۔

4. قضاء حاجت کیلیے جاتے وقت یا واپسی پر کسی سے مختصر بات چیت کرنا جائز ہے، بشرطیکہ اس کیلیے ٹھہرنا نہ پڑے۔

واجب غسل کیلئے

اگر کسی معتکف پر غسل واجب ہو جائے تو غسل کرنے کی ضرورت کیلیے معتکف کو باہر نکلنا جائز ہے جن کے مسائل مندرجہ ذیل ہیں:

1: معتکف کو دن یا رات میں احتلام ہو جائے تو اعتکاف پر کوئی اثر نہیں پڑتا

2: اگر مسجد کا کوئی غسل خانہ موجود ہے تو اس میں غسل کرنا چاہیے لیکن اگر مسجد کا غسل خانہ نہیں ہے یا اس میں غسل کرنا کسی وجہ سے ممکن نہیں مثلاً مسجد میں پانی کے گرنے کا خطرہ ہے تو اس صورت میں باہر جانا جائز ہے۔

3: سردیوں میں احتلام ہو جائے، مسجد میں گرم پانی کا انتظام نہ ہو اور ٹھنڈے پانی سے نقصان کا اندیشہ ہو تو معتکف تیمم کرے، مسجد میں رہے اور اپنے گھر اطلاع کرے تاکہ پانی گرم ہو جائے۔ اگر قرب وجوار میں کوئی گرم حمام ہو تو وہاں جا سکتا ہے ہوسکے تو وہاں بھی پہلے اطلاع کردے اور فوراً غسل کرکے آجائے۔

وضو کرنے کیلیئے

وضو کی ضرورت کیلیے معتکف باہر نکل سکتا ہے چند مسائل یہ ہیں:

1: اگر مسجد میں وضو کرنے کی ایسی جگہ موجود ہے کہ معتکف تو مسجد میں رہے اور وضو کا پانی مسجد سے باہر گرے تو مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں اور اگر ایسی جگہ موجود نہیں ہے تب وضو کیلیے کسی قریبی جگہ جانا جائز ہے۔

2: نماز فرض، سنت، نفل، سجدہ تلاوت اور قرآن کریم کو چھونے کیلیے وضو کی غرض سے باہر جا سکتا ہے کیونکہ ان سب چیزوں کیلیے وضو ضروری ہے البتہ صرف تسبیح ذکر، درود شریف وغیرہ پڑھنے کی غرض سے وضو کرنے کیلیے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں کیونکہ ان چیزوں کیلیے وضو ضروری نہیں۔

3: اگر پہلے سے وضو ہے تو تازہ وضو کرنے کیلیے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں۔

کھانے پینے کی ضروری اشیا باہر سے لانے کیلیئے

1: کھانا پانی لانے کیلیے کوئی میسر نہ ہو تو اس غرض سے باہر جانا جائز ہے۔

2: ایسے وقت میں کھانا لینے کیلیے جائے جب اسے کھانا تیار مل جائے لیکن اگر گھر میں جا کر اسے معلوم ہو کہ کھانے میں کچھ دیر ہے تو مختصر انتظار کر سکتا ہے۔

3: اگر کھانا لانے کی ذمہ کسی کی لگا دی گئی ہے، لیکن اتفاق سے وہ نہیں آیا تب بھی کھانا لانے کیلیے باہر جا سکتا ہے۔

جمعہ کی نماز کیلیئے

1: بہتر ہے کہ ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جائے جس میں نمازِ جمعہ ہوتی ہو، لیکن اگر کسی مسجد میں جمعہ نہیں ہوتا تو دوسری مسجد میں جمعہ پڑھنے کیلیے جا سکتا ہے۔ البتہ اس غرض کیلیے ایسے وقت میں نکلے جب اسے اندازہ ہو کہ جمعہ کی جگہ

پہنچ کر چار رکعت سنت ادا کرنے کے فوراً بعد خطبہ شروع ہو جائے گا۔

2: کسی مسجد میں جمعہ پڑھنے کیلیے گیا تو فرض پڑھنے کے بعد سنتیں بھی وہیں پڑھ سکتا ہے لیکن اس کے بعد ٹھہرنا جائز نہیں، تاہم اگر ضرورت سے زیادہ ٹھہرا تو چونکہ مسجد ہی میں ٹھہرا ہے اس لیے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔

3: جمعہ کی نماز کے یہ احکام صرف مردوں کیلیے ہیں، عورتوں کیلیے نہیں کیونکہ عورتوں پر جمعہ واجب ہی نہیں۔ لہٰذا ان کو جمعہ کیلیے جانے کی نہ ضرورت ہے اور نہ ان کیلیے جائز ہے۔

اذان دینے کیلئے

1: اگر کوئی مؤذن اعتکاف میں بیٹھے اور اسے اذان دینے کیلیے مسجد سے باہر جانا پڑے تو جا سکتا ہے، البتہ اذان کے بعد باہر نہ ٹھہرے۔

2: اگر اذان کی جگہ تک جانے کیلیے دو راستے ہوں ایک مسجد کی حد کے اندر سے اور دوسرا باہر سے تو اندر والے راستے سے جانا چاہیے۔

مزید چند مسائل

اگر شرعی ضرورت کی وجہ سے باہر گیا اور واپس آتے ہوئے کوئی بیمار مل گیا اس کی چلتے چلتے بیمار پرسی کر لی یا چلتے چلتے سلام کر لیا یا نمازِ جنازہ بالکل تیار تھی اس میں شامل ہو گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

3: اعتکاف نفل

اس کے لیے خاص مدت اور خاص زمانہ کا ہونا ضروری نہیں اور نہ ہی روزہ رکھنا ضروری ہے۔ اس کے مسائل مندرجہ ذیل ہیں۔

1: نفلی اعتکاف ہر مسجد میں ہوتا ہے، خواہ اس مسجد میں نماز باجماعت کا

اہتمام ہو یا نہ ہو۔

:2 اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہوا یا نماز پڑھنے کیلیے یا کسی اور ضرورت کیلیے اور نیت کر لی تو ان سب صورتوں میں اعتکاف کا ثواب ہو گا۔

:3 نفلی اعتکاف اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک آدمی مسجد میں رہے باہر نکلنے سے اعتکاف ختم ہو جاتا ہے ٹوٹتا نہیں۔

:4 نفلی اعتکاف میں بار بار اٹھ کر چلے جانا اور پھر آنا سب جائز ہے۔

بعض معمولاتِ اعتکاف

اعتکاف میں انسان دوسرے کاموں سے کنارہ کش ہو کر مسجد ہی میں رہتا ہے، اس لیے اس وقت کو غیر ضروری کاموں اور آرام طلبی میں گزارنے کی بجائے تلاوت، ذکر و اذکار اور نفلی عبادات میں گزارنا چاہیے۔ اعتکاف کیلیے کوئی خاص نفلی عبادات متعین تو نہیں بلکہ جو میسر ہو سکے انسان کو کرنی چاہیے البتہ وہ خاص نوافل جو انسان عام حالات میں نہیں کر پاتا، اعتکاف میں ان کی ادائیگی کا بہترین موقع ہوتا ہے۔ اس لیے چند نوافل کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ معتکف کیلیے ان پر عمل کرنے میں سہولت ہو۔

تحیۃ الوضوء

تحیۃ الوضو کی نماز کی دو رکعتیں ہیں جو وضو کرنے کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔ احادیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ ہم یہاں ایک حدیث مبارک نقل کرتے ہیں۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ قلب و ظاہر کی تمام توجہ ان دو رکعات کی طرف

ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

صحیح مسلم،باب الذکر المستحب عقب الوضوء ج 1ص122

ان رکعتوں کی اہمیت کا اندازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے بھی لگایا جا سکتا ہے، فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے وقت مجھے ارشاد فرمایا:” اے بلال! مجھے بتاؤ تو سہی کہ اسلام میں تیرا وہ کون سا عمل ہے جس کی مقبولیت کی زیادہ امید ہو؟ کیونکہ میں نے تیرے جوتوں کی آواز جنت میں سنی ہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ میرا ایسا عمل تو کوئی نہیں، لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ جب بھی میں نے وضو وغیرہ کیا دن میں یا رات کسی بھی وقت، تو اس طہارت کے ساتھ جتنا ہو سکا میں نے نماز ضرور پڑھی ہے۔

صحیح البخاری، باب فضل الطھور باللیل و النھار ج 1ص154

تحیۃ المسجد

جب کوئی مسلمان مسجد میں داخل ہو تو مستحب یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔

صحیح البخاری، باب اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین ج 1ص63

نماز اشراق

اشراق کا وقت سورج طلوع ہونے کے پندرہ، بیس منٹ بعد شروع ہوتا ہے۔ اس کی دو یا چار رکعت پڑھی جاتی ہیں جن کا ثواب ایک حج و عمرہ کے برابر ہے۔

1: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا: ” جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی، پھر سورج نکلنے تک وہیں اللہ کا ذکر کرنے بیٹھ گیا، پھر جب سورج نکل آیا تو اس نے دو رکعتیں پڑھیں تو اس کے لئے ایک مکمل حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ”مکمل“ کا لفظ تین بار ارشاد فرمایا۔

سنن الترمذی، باب ما ذکر مما یستحب من الجلوس فی المسجد ج 1ص130

2: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے فجر کی نماز پڑھی پھر اپنی جگہ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے لگا، یہاں تک کہ سورج نکل آیا، پھر اس نے دو رکعتیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ پر حرام کر دیں گے۔

شعب الایمان للبیہقی، فصل المشی الی المساجد ج 3ص85، رقم الحدیث2958

نماز چاشت

احادیث مبارکہ میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔ اس کا مستحب وقت دن کا چوتھائی حصہ گزرنے سے شروع ہو جاتا ہے اور زوال سے پہلے پہلے تک رہتا ہے۔ مستحب وقت تو یہی ہے لیکن اگر طلوع آفتاب کے بعد زوال سے پہلے کسی وقت میں بھی پڑھ لیں تو جائز ہے۔ چاشت کی نماز دو رکعت سے لے کر بارہ رکعت تک پڑھی جا سکتی ہیں، اگر دو رکعتیں بھی پڑھ لیں تو ادنیٰ فضیلت ان شاء اللہ حاصل ہو جائے گی۔ اس کی فضیلت احادیث میں کچھ یوں ملتی ہے:

1: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے چاشت کی دو رکعتیں پڑھیں اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے چار رکعات پڑھیں اس کا نام عابدین میں لکھا جائے گا، جس نے چھ رکعات پڑھیں اس دن اس کی کفایت کی جائے گی، جس نے آٹھ رکعتیں پڑھیں اس کا نام اللہ تعالیٰ فرمانبرداروں میں لکھ دیں گے

اور جس نے بارہ رکعات پڑھیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنا دیں گے۔

مجمع الزوائد للهيثمى، باب صلوٰة الضحى، ج2 ص494 رقم الحديث 3419

2: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صبح ہوتی ہے تو انسان کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہو جاتا ہے ایک بار سبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے ایک بار الحمد للہ کہنا ایک صدقہ ہے، ایک بار لا الہ الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہے، ایک بار اللہ اکبر کہنا ایک صدقہ ہے، اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے، بری بات سے روکنا ایک صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کی دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں جنہیں انسان پڑھ لیتا ہے۔

صحيح مسلم، باب استحباب صلوة الضحى الخ ج1 ص 250

نماز اوابین

اوابین عام طور پر ان نفلوں کو کہا جاتا ہے جو نماز مغرب کے بعد ادا کی جاتی ہیں۔ ان کی کم از کم رکعات چھ اور زیادہ سے زیادہ بیس ہیں۔ بہتر تو یہی ہے کہ مغرب کی دو سنت مؤکدہ کے علاوہ چھ رکعت ادا کی جائیں اور اگر جلدی ہو تو سنت مؤکدہ سمیت چھ رکعات پوری کر لی جائیں تب بھی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔ احادیث مبارکہ میں اس نماز کا بڑا ثواب منقول ہے:

1: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد چھ رکعتیں ادکیں اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہیں کی تو اسے بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

جامع الترمذی، باب ما جاء فی فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب ج 1ص98

2: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھتے

تھے اور فرماتے تھے کہ جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھیں تو اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

المعجم الاوسط للطبرانی ج5 ص255 رقم الحدیث 7245

3: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کیلیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

جامع الترمذی: باب ما جاء في فضل التطوع وست ركعات بعد المغرب ج1 ص98

نماز تہجد

نماز تہجد نفل نمازوں میں سب سے زیادہ اہمیت و افضلیت کی حامل ہے۔ اس کا وقت آدھی رات کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ عشاء پڑھ کر سو جائے، پھر اٹھ کر نماز تہجد ادا کرے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔

جامع الترمذی ج 1 ص 99باب ما جاء فی فضل صلوۃ اللیل

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا اندرونی حصہ باہر سے اور بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے۔ تو ایک اعرابی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اے اللہ کے رسول! یہ بالا خانے کن لوگوں کے لئے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے جو اچھا کلام کرے، مسکینوں کو کھانا کھلائے، ہمیشہ روزے رکھے اور رات کو نماز پڑھے جب دوسرے لوگ سو رہے ہوں۔

جامع الترمذی ج 2ص19 باب ماجاء فی قول المعروف

تہجد کی رکعات

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تہجد کی رکعات کے بارے

میں مختلف تھی۔ چار، چھ، آٹھ، دس رکعات تک بھی منقول ہیں:

1: حضرت عبد اللہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھتے تھے؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: چار اور تین کے ساتھ، چھ اور تین کے ساتھ، آٹھ اور تین کے ساتھ آپ کی وتر مع تہجد کی رکعتیں نہ تیرہ سے زیادہ ہوتی تھیں اور نہ سات سے کم۔

سنن ابی داوٗد ج 1ص200 باب فی صلوٰۃ اللیل

2: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعت پڑھتے تھے، ان میں وتر بھی ہوتی تھی۔

صحیح ابن خزیمۃ ج 1ص577 رقم الحدیث 1167

3: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے بعد تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔

صحیح ابن خزیمۃ ج 1ص576 رقم الحدیث 1165

لہٰذا آسانی ہو تو آٹھ رکعات کا معمول بنانا چاہیے، لیکن کسی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو جتنی رکعات ہو سکیں ادا کی جائیں۔

صلوٰۃ التسبیح

صلوۃ التسبیح بہت اہمیت کی حامل نماز ہے۔ اس کی چار رکعات ایک سلام کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔ ہر رکعت میں 75 بار یہ تسبیح سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنی چاہیے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اے چچا! کیا میں آپ کو ایک ہدیہ، تحفہ اور ایک خبر نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس باتیں نہ بتاؤں کہ جب آپ انہیں کرلیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے نئے پرانے، بھول

کر کئے اور جان بوجھ کر کئے ہوئے، چھوٹے بڑے، چھپ کر کئے یا اعلانیہ سب گناہ معاف فرما دیں، وہ 10 باتیں یہ ہیں کہ آپ 4 رکعات پڑھیں، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھیں۔ جب پہلی رکعت میں قرات سے فارغ ہوں تو قیام ہی کی حالت میں یہ کلمات سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ 15 بار پڑھیں جب رکوع کریں تو حالت رکوع میں 10 بار پڑھیں پھر رکوع سے سر اٹھائیں تو 10 مرتبہ پڑھیں، پھر سجدہ کے لئے جھک جائیں تو سجدہ میں 10 مرتبہ پڑھیں، پھر سجدہ سے سر اٹھائیں تو 10 مرتبہ پڑھیں، پھر سجدہ کریں تو 10 مرتبہ پڑھیں، پھر سجدہ سے سر اٹھائیں تو 10 مرتبہ پڑھیں پھر دوسری رکعات کے لئے کھڑے ہو جائیں ہر رکعت میں یہ کل 75 بار ہو گئے آپ چار رکعات میں ایسا ہی کریں۔ اگر ہر روز اسے پڑھنے کی طاقت ہو تو ہر روز پڑھیں، اگر ایسا نہ کر سکیں تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھیں، ہر جمعہ نہ پڑھ سکیں تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھیں، اگر ہر مہینہ میں نہ پڑھ سکیں تو سال میں ایک بار پڑھیں اگر سال میں بھی نہ پڑھ سکیں تو پوری زندگی میں ایک بار ضرور پڑھیں۔

سنن ابی داؤد ج1 ص190 باب صلوٰۃ التسبیح

دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ ثناء پڑھنے کے بعد مذکورہ تسبیح 15 بار پڑھے، پھر رکوع سے پہلے، رکوع کی حالت میں، رکوع کے بعد، سجدہ اولیٰ میں، سجدہ کے بعد بیٹھنے کی حالت میں، پھر دوسرے سجدہ میں دس دس بار پڑھے، پھر سجدہ ثانی کے بعد نہ بیٹھے بلکہ کھڑا ہو جائے باقی ترتیب وہی ہے۔

جامع الترمذی ج1 ص109 باب ما جاء فی صلوٰۃ التسبیح

دونوں میں اختیار ہے بس ہر رکعت میں تسبیح 75 بار ہونی چاہیے۔

تَوحِید

خداوند قدوس کو اپنی ذات اور صفات میں وحدہ لاشریک سمجھنا، دل و جان سے اُسے اپنا رب تسلیم کرنا اور اس کے غیر کی نفی کرنا "توحید" کہلاتا ہے۔

توحید کی تین قسمیں ہیں

توحید ربوبیت توحید الوہیت توحید صفات

1: توحید ربوبیت

خدا کی ذات کا اقرار کرنا اور دل و جان سے یہ بات تسلیم کرنا کہ واقعی وہ اکیلا خدا ہے جو پوری کائنات کا نظام بنانے اور چلانے والا ہے۔ مخلوقات کی پرورش کرنے والا، رزق، صحت، زندگی، بیماری، خوشی، غمی، اولاد ہر چیز عطا کرنے والا ہے۔

2: توحید الوہیت

عبادت کی تمام اقسام صرف اور صرف اس معبود حقیقی کیلیے ہیں نماز، روزہ، حج، زکوۃ، صدقات خیرات، نذر و نیاز سب اللہ کی ذات کیلیے ہیں غیر اللہ کیلیے جائز نہیں۔

3: توحید صفات

جو صفات اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں ان میں کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرایا جائے جیسے علیم، خبیر، قدیر، عالم الغیب وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفتِ علم کا کچھ حصہ اپنے بندوں کو بھی عطا فرمایا ہے مگر اس سب کے باوجود عالم حقیقی اور عالم الغیب صرف اللہ ہی کی ذات ہے۔ عالم الغیب ہونے، جمیع ماکان وما یکون یعنی کائنات کی تمام چیزوں کا علم رکھنے میں کوئی بھی خدا کا شریک نہیں ہے۔

نبوت اور سالت

نبی کی تعریف

وہ انسان جس پر وحی نازل ہو، معصوم ہو اور اس کی اتباع فرض ہو۔

1: نبی اور رسول میں فرق

رسول: اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے اس قاصد کو کہتے ہیں جو تبلیغِ احکام اور ہدایتِ خلق کیلیے مامور ہو اور اس کو مستقل کتاب یا صحیفہ دیا جائے۔

نبی: وہ ہے جس پر مستقل کتاب یا صحیفہ نازل نہ ہوا ہو۔

2: انبیاء اور رسل کی تعداد

نبی زیادہ مبعوث ہوئے ہیں اور رسول کم مبعوث ہوئے ہیں جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار اور رسولوں کی تعداد تین سو پندرہ ہے۔

مسند احمد: ج 16ص260، حدیث نمبر22189

3: بشریت و نورانیت

اللہ تعالی نے مخلوق کی ہدایت کیلئے انسانوں ہی میں سے نبی اور رسول بھیجے ہیں جو ذات کے اعتبار سے بشر اورانسان جبکہ اوصاف کے اعتبار سے نور ہوتے ہیں۔

4: عصمت و حفاظت

ہر نبی معصوم ہوتا ہے یعنی کوئی چھوٹا یا بڑا گناہ جان بوجھ کر یا بھول چوک کر نبی سے سرزد نہیں ہوتا۔ عصمت ایک ایسا وصف ہے جو جبر کے بغیر محض اختیار سے نبی کو ہر گناہ سے بچاتا ہے۔ نبی اور صحابی میں فرق یہ ہے کہ نبی سے اللہ

تعالیٰ گناہ ہونے نہیں دیتا اور صحابی سے ہو تو جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نامۂ اعمال میں باقی رہنے نہیں دیتا۔ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام گناہوں سے معصوم اور صحابہ رضی اللہ عنہم محفوظ ہیں۔ نبی کو اُمّی کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ نبی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے وقت جس طرح تمام گناہوں سے پاک ہوتا ہے قبر کے پیٹ میں محو استراحت ہونے تک وہ اسی طرح گناہوں سے معصوم و پاک ہوتا ہے۔

5:حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کی دنیاوی زندگی بقیہ تمام انسانوں کی زندگی سے اعلیٰ اور بہتر ہوتی ہے برزخ اور قبر کی زندگی بھی اعلیٰ وارفع ہو گی۔ تمام اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں۔

6:سماع صلوٰۃ والسلام

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر مبارک پر اگر کوئی درود پڑھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود سماعت فرماتے ہیں اور جو دور سے پڑھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا دیا جاتا ہے۔

7:ختم نبوت

حضرت محمد صلی اللہ علی وسلم اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اور کتاب گزشتہ تمام شریعتوں اور کتابوں کیلیے ناسخ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کبھی بھی کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہو گا۔ جو بد بخت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے کسی بھی نمونہ کا دعویٰ کرے وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ عقیدہ ختم نبوت اتنا بنیادی عقیدہ ہے کہ امام

اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ طَلَبَ مِنْهُ عَلَامَةً فَقَدْ كَفَرَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

مناقب امام اعظم للامام البزدوی ج1ص161

ترجمہ : جو مدعی نبوت سے اس کی نبوت پر کوئی علامت یعنی دلیل و معجزہ وغیرہ طلب کرے وہ کافر ہے۔ اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

8: نزول عیسیٰ علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو کہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں، زندہ آسمان پر اٹھالیا ہے۔ آپ علیہ السلام قیامت کے قریب دمشق کی جامع مسجد کے مینار پر اتریں گے، نماز عصر حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی اقتداء میں پڑھیں گے اور چالیس یا پینتالیس سال تک زندہ رہیں گے، خلافت کا نظام قائم فرمائیں گے، جزیہ ختم کریں گے، یہودیوں اور دجال کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑیں گے یعنی عیسائیوں کے عقیدہ تثلیث کو باطل قرار دیں گے، اس دوران شادی کریں گے اور آپ کی اولاد بھی ہوگی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر آکر سلام پیش کریں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سلام کا جواب دیں گے۔ بالآخر مدینہ منورہ میں وفات پا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روضۂ مبارک میں دفن ہوں گے۔

قیامت

1: قیامت کی تعریف

دنیا دار العمل اور آخرت دار الجزاء ہے، دنیا میں انسان عمل اپنی حیثیت کے مطابق کرتا ہے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ جزاء اپنی شان کے مطابق دیں گے۔ اسی دار الجزاء کا نام "قیامت" ہے۔ وقوع قیامت پر ایمان رکھنا توحید اور رسالت کے بعد تیسرا اہم اور بنیادی عقیدہ ہے جس کا انکار کرنا آدمی کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ قیامت کا مقصد خدا تعالیٰ کا اپنے بندوں کے درمیان انصاف کرنا ہے یعنی جو دنیا میں خدا کے فرمانبردار بندے تھے ان کو انعامات سے نوازا جائے اور نافرمانوں کو سزا دی جائے۔

2: موت

مقررہ مدت دنیا میں زندہ رہنے کے بعد جب انسان کی روح اللہ تعالیٰ کے حکم سے جسم سے نکل جاتی ہے جیسے عام انسانوں کی یا دل میں سمٹ جاتی ہے جیسے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی، تو اسے "موت" کہتے ہیں۔ موت کے ساتھ ہی انسان کے ان اعمال کا وقت ختم ہو جاتا ہے جن اعمال پر جزاء و سزا ہوتی ہے۔

3: قیامت کی قسمیں

قیامت کی دو اقسام ہیں:

1: قیامت صغریٰ　　2: قیامت کبریٰ

قیامت صغریٰ: موت کے بعد حشر تک کے زمانے کو "قیامت صغریٰ" کہتے ہیں۔ اس کو "نفخہ اُولی" یا "نفخہ اماتت" بھی کہتے ہیں۔

قیامت کبریٰ: حشر کے بعد جنت و جہنم میں داخل ہونے تک کے زمانہ کو

"قیامت کبریٰ" کہتے ہیں۔

4: قبر

موت کے بعد انسان کا جسم یا جسم کے اجزاء جس جگہ ہوں اسے "قبر" کہتے ہیں۔ اس قبر کی زندگی کو "عالم برزخ" بھی کہتے ہیں، چونکہ وہاں جو بھی کارروائی ہوتی ہے وہ پردے کے پیچھے ہوتی ہے، اس لیے اُسے برزخ کہتے ہیں ۔

5: اعادہ روح اور سوال وجواب

قبر میں سوال وجواب کیلیے میت کی روح کو لوٹا دیا جاتا ہے، منکر نکیر اس میت سے تین سوال کرتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟، تیرا نبی کون ہے؟، تیرا دین کیا ہے؟ اگر یہ مومن ہو تو تینوں سوالوں کے صحیح جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے، میرا نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور میرا دین اسلام ہے۔

تو اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اس کیلیے جنت کا بچھونا بچھا دو، جنت کا لباس پہنا دو اور جنت کی طرف کھڑکی کھول دو جس سے جنت کی خوشبو اس تک پہنچتی رہتی ہے اور اس کی قبر کو تا حد نگاہ کشادہ کر دیا جاتا ہے۔ اگر یہ کافر ہو تو اس سے بھی یہی سوال کیے جاتے ہیں تو وہ ان کے جواب میں "ہائے میں نہیں جانتا" کہتا ہے تو اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اس کیلیے آگ کا بستر بچھا دو، اس کی قبر میں جہنم کی طرف سے ایک کھڑکی کھول دو جہاں سے گرم ہوا اور تپش آتی رہتی ہے۔ اس کی قبر اس پر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں ۔

6: قیامت وحشر

محرم کی دسویں تاریخ اور جمعہ کے دن جب لوگ اپنے اپنے کاموں میں

لگے ہوں گے تو حضرت اسرافیل علیہ السلام کے صور پھونکنے سے قیامت برپا ہو جائیگی صور کی آواز سے تمام جانور مر جائیں گے اور نظام عالم تہ و بالا ہو جائے گا۔ چالیس سال بعد حضرت اسرافیل علیہ السلام دوبارہ صور پھونکیں گے تو تمام مخلوق دوبارہ زندہ ہو کر میدان حشر میں دوبارہ جمع ہونا شروع ہو جائے گی۔ اللہ کے حضور اولین و آخرین جمع ہو گے، قیامت کا ایک دن پچاس ہزار سال کا ہو گا، گناہگار اپنے گناہوں کی بقدر پسینے میں شرابور ہوں گے، اللہ رب العزت جلال میں ہوں گے، حساب وکتاب ابھی شروع نہ ہو گا، محشر کے میدان کی گرمی، پیاس برداشت سے باہر ہوگیبالآخر تمام لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ سے حساب شروع کرنے کی درخواست کی جائے، وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے، حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف بھیجیں گے، حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیج دیں گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیج دیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام خلقت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سربسجود ہوں گے، سفارش قبول ہو گی، اس کے بعد حساب وکتاب شروع ہو جائے گا۔

7: حساب وکتاب

ہر ایک کو اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا، نیکوکار لوگوں کو ان کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں جبکہ بدکاروں کو بائیں ہاتھ میں ملے گا۔ اعمال نامہ کا دائیں ہاتھ میں ملنا خوش بختی اور اور کامیابی کی علامت اور بائیں ہاتھ میں ملنا بد بختی اور ناکامی کی علامت ہو گا۔ ہر شخص جب اپنا نامہ اعمال پڑھ چکے گا تو حساب شروع ہو جائے گا، انبیاء کرام علیہم السلام، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، آپ علیہ السلام

کی امت، کراماً کاتبین، بدن کے اعضاء اور زمین گواہ بنیں گے۔ اعمال کو تولا جائے گا، جس کی نیکیوں کا پلڑا جھک جائے گا وہ کامیاب ہو کر جنت میں داخل ہو گا اور جس کی برائیوں کا پلڑا جھک جائے گا وہ ناکام ہو کر جہنم میں ڈالا جائے گا۔

8: پل صراط

جہنم کے اوپر ایک پل ہے جسے ہر شخص نے عبور کرنا ہے، کامیاب لوگ بجلی کی رفتار سے، بعض اس سے کم رفتار میں اعمال کے درجہ بدرجہ پار کریں گے، جبکہ جہنمی لوگ اس پل سے گر کر جہنم میں چلے جائیں گے۔

9: حوض کوثر

اللہ رب العزت نے اپنے نبی کو جو خیر و بھلائی عطا فرمائی ہے ان میں سے ایک کوثر ہے جو میدان حشر میں اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ و سلم کو عطا فرمائیں گے۔ جو ایک مرتبہ اس کا پانی پی لے گا اسے کبھی پیاس نہ لگے گی، اس کا پانی ان کو ملے گا جو اصل دین پر قائم رہیں گے، جب کہ بدعتی لوگ اس سے محروم رہیں گے۔

10: دخول جنت و دخول جہنم

مسلمانوں میں سے جن کے نیک اعمال زیادہ ہوں گے اور بعضوں کو سفارشات کی وجہ سے، بعضوں کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، کچھ کو بلا حساب، کچھ کو بعد از حساب اور کچھ کو جہنم کی سزا بھگتنے کے بعد جنت میں دخل کر دیا جائے گا جبکہ کفار، مشرکین، منافقین ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہیں گے۔

صحابیت

صحابی کی تعریف

”صحابی“ اسے کہتے ہیں جس نے بحالت ایمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہو یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے ایمان کی حالت میں دیکھا ہو اور ایمان پر ہی اس کا خاتمہ ہوا ہو۔

عظمت صحابی

انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد تمام دنیا سے افضل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں اس لیے کہ وحی کے پہلے مخاطب یہی ہیں۔ لہٰذا اصحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد امت کا کوئی فرد چاہے کتنا ہی پارسا، عابد وزاہد کیوں نہ ہو کسی ادنیٰ سے صحابی کے رتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔ جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَه

صحیح البخاری:ج1 ص518

ترجمہ: میرے صحابہ کو گالی نہ دو، اگر تم میں سے کوئی ایک احد پہاڑ کے برابر بھی سونا صدقہ کر دے تو صحابی کے ایک یا آدھے مُدّ کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

معیار ایمان و عمل

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ تعالی نے ایمان اور عمل کیلیے معیار بنایا ہے کہ ایمان اور عمل وہی معتبر ہو گا جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایمان و عمل جیسا ہو گا۔ ارشاد فرمایا: فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا

البقرة : 137

ترجمہ: اگر تمہارا ایمان صحابہ کے ایمان جیسا ہو گا تو ہدایت پاؤ گے۔

فائدہ: ”مثل“ سے مراد کیفیت نہیں بلکہ کمیت ہے یعنی جن جن چیزوں پر صحابہ رضی اللہ عنہم ایمان لائے ان تمام پر ایمان لاؤ۔ البتہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو جو ایمانی کیفیت صحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے حاصل تھی وہ بعد والوں کو حاصل ہونا شرعاً ناممکن ہے۔

اسی طرح ایک مقام پر ارشاد ہے: وَالسَّابِقُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

التوبۃ:100

ترجمہ: مہاجرین اور انصار میں سے جو لوگ پہلے ایمان لائے اور جنہوں نے نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہو گیا ہے اور وہ اُس سے راضی ہیں۔

اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات، تین صاحبزادے؛ قاسم، عبد اللہ، ابراہیم رضی اللہ عنہم، چار صاحب زادیاں؛ حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن اوران چار صاحب زادیوں کی اولاد اہل بیت ہے۔ اس لیے جو لوگ صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی کو اہل بیت سمجھتے ہیں بقیہ بیٹیوں اور ازواج کو اہل بیت نہیں سمجھتے وہ سخت غلطی پر ہیں۔

خلافت راشدہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیس سال تک کا زمانہ خلافت راشدہ کا زمانہ ہے، جس کو خلافتِ نبوت بھی کہا جاتا ہے۔ ان تیس سالوں کی بشارت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ سے دی تھی: اَلْخِلَافَةُ فِيْ أُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً کہ میرے بعد خلافت تیس سال رہے گی۔

سنن الترمذی: باب ما جاء فی الخلافۃ ج2ص46

ان تیس سالوں میں آپ صلی اللہ علیہ سلم کے چار جلیل القدر صحابہ بالترتیب خلیفہ ہوئے:

خلیفۃ المسلمین	مدت خلافت
خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	2 سال، 3 ماہ، 10 دن
خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ	10 سال، 5 ماہ، 21 دن
خلیفہ سوم سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ	12 سال، 11 دن
خلیفہ چہارم سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	4 سال، 9 ماہ

ان چاروں کو ”خلفاء راشدین“ اور ”حق چار یار“ بھی کہتے ہیں۔

مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جو آپس میں تنازعات ہوئے ہیں جیسے جنگ جمل اور جنگ صفین وغیرہ، ان نزاعات کو نیک نیتی پر محمول کرنا چاہیے اور ان صحابہ رضی اللہ عنہم کو جو ان جنگوں میں شریک ہوئے حُبِّ جاہ، حب مال اور خواہش پرستی سے پاک سمجھنا چاہیے کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت یافتہ جماعت ہیں جو نفس امّارہ کی ذلیل حرکات کا شکار نہیں ہوسکتے۔ اس بات پر اجماع ہے کہ اس امت میں سب سے افضل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں، کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ امتی بھی کسی ادنیٰ صحابی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا لیکن اس سب کے باوجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بشر تھے، لہٰذا بمقتضائے بشریت ان سے اجتہادی خطا کا سرزد ہو جانا ان کے تقویٰ اور عدالت کے منافی نہیں ہے۔

اہل السنت والجماعت کا موقف

اس لیے ہمارا موقف ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تنازعات و

مشاجرات کے بارے میں لب کشائی نہیں کرنی چاہیے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا جب بھی ذکر کیا جائے خیر کے ساتھ کیا جائے۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے باہمی جھگڑے کی حقیقت کیا ہے کون حق پر ہے اور کون غلطی پر؟ تو حضرت امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اس خون ریزی سے اللہ تعالی نے ہمارے ہاتھوں کو محفوظ رکھا ہے تو اب ہم اپنی زبانوں کو اس خون ریزی میں کیوں ملوث کریں؟

تنقید اور حق تنقید

یہ اصول ہے کہ چھوٹے کے کسی فعل پر بڑا اگرفت کر سکتا ہے لیکن بڑے کے معاملات پر چھوٹے کو تنقید کا حق نہیں ہوتا۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے اللہ تعالیٰ ہیں۔ لہذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کسی فعل پر گرفت کا حق یا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے یا خدا کو ہے مگر وہ دونوں ہستیاں اپنی دائمی رضا مندی کا اعلان فرمارہی ہیں، اب بعد والوں میں کس کی مجال ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کسی کام پر اعتراض کرے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم پر اعتراض کرنا گویا چاند پر تھوکنا ہے۔

تمام اہل السنت والجماعت کا اجماع ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تمام کے تمام عادل ہیں اور ان میں سے کسی پر بھی تنقید یا جرح کرنا اہل السنت والجماعت کے عقائد و نظریات کے خلاف اور گمراہی ہے۔

اجتہاد و تقلید

اجتہاد کی تعریف

اجتہاد اس خاص قوت استنباط و استدلال کو کہتے ہیں جس کے ذریعے امام اور فقیہ قرآن وحدیث کے وہ احکام و معانی اور اسرار و علل کو شرح صدر کے ساتھ سمجھتا اور حاصل کرلیتا ہے جن معانی اور احکام تک عوام الناس کی رسائی نہیں ہوتی اس اجتہادی قوت سے مسائل کا حل نکالنے والے کو "مجتہد" کہتے ہیں اور جو شخص یہ صلاحیت نہ رکھے اور مجتہد کی رائے کو قبول کرے اس کو "مقلد" کہتے ہیں۔

ضرورت اجتہاد

روزمرہ کی تغیر پذیر زندگی میں نئے مسائل پیش آتے ہیں جن کا حل اصولی طور پر قران پاک اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہوتا ہے لیکن صریح طور پر لکھا ہوا نہیں ہوتا۔ اب یہ حل تلاش کرنا قرآن وسنت کے ماہر کا کام ہے۔ جیسے ہر ملک کا قانون مرتب اور طے شدہ ہوتا ہے مگر جب کوئی نیا حادثہ پیش آتا ہے تو ماہر وکیل قانون کی کتابوں میں غور کرکے اس نئے مسئلے کا قانونی حل نکالتا ہے، ایسے ہی ماہر مجتہد قرآن وسنت میں غور وفکر کرکے نئے پیش آمدہ مسائل کا حل نکالتا ہے اور عوام الناس کو کبھی بھی شرعی رہنمائی سے مایوس نہیں ہونے دیتا۔

اجتہاد کے مواقع

1: جب مسئلہ غیر منصوص یعنی قرآن وسنت میں اس کی صراحت نہ ہو جیسے روزے کی حالت میں انجکشن لگوانا، ٹیلی فونک نکاح، مختلف کمپنیوں کے

شیئرز خریدنا، انشورنس کروانا وغیرہ، یہ سب وہ مسائل ہیں جن کی صراحت قرآن وسنت میں موجود نہیں۔ اب مجتہد کا کام ہے کہ وہ ان چیزوں کا حکم معلوم کرے اور غیر مجتہد کا کام یہ ہے کہ وہ مجتہد کے بتائے ہوئے مسئلہ پر عمل کرے۔

2: جہاں نص تو موجود ہو مگر اس کے مقابل دوسری نص بھی موجود ہو یعنی نصوص میں تعارض ہو تو اس صورت میں فقیہ ناسخ و منسوخ اور راجح و مرجوح کے ذریعے یا دونوں نصوص میں تطبیق دے کر عمل کی ایسی صورت نکالے گا کہ کسی نص کی مخالفت بھی نہ ہو اور تعارض کے باوجود لائحہ عمل متعین ہو جائے۔ جیسا کہ رفع الیدین کرنے کی احادیث بھی موجود ہیں، مثلاً: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ

سنن ابن ماجۃ: ص61

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے اور اس کے معارض دوسری حدیث بھی موجود ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً

سنن النسائی ج 1 ص161، 162باب الرخصۃ فی ترک ذلک

کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ پھر آپ نے نماز پڑھ کر دکھائی اور صرف شروع میں رفع الیدین کیا۔

اب ان متعارض روایات میں سے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے لائحہ عمل متعین فرمایا کہ رفع الیدین کرنے کی روایات اول دور کی ہیں اور نہ کرنے والی آخری دور کی ہے۔ اور محدثین وفقہاء نے اصول بتایا کہ پہلا عمل منسوخ اور بعد والا عمل ناسخ ہو گا۔ اس لیے رفع الیدین کرنے کی روایات پہلے دور کی ہونے کی وجہ سے منسوخ ہیں اور نہ کرنے والی آخری دور کی ہونے کی وجہ

سے ناسخ ہیں۔

3: جہاں نص محتمل المعنی ہو یعنی نص کے کئی معنی نکلتے ہوں لیکن صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایک معنی متعین نہ کیا ہو، جیسے:

﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوٓءٍ﴾

البقرة:228

کہ اگر کسی مرد نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی تو اس عورت کی عدت تین حیض ہوں گے۔ لفظ "قُرُوٓءٍ" کا معنی حیض بھی ہے اور طہر بھی، مگر کسی ایک معنی کا تعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا۔ اب ایک معنی یعنی "حیض" کا تعین امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر دلائل کی بنیاد پر فرمایا ہے۔

عوام الناس کی ذمہ داری

عوام الناس کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ بقدر ضرورت شریعت کا علم حاصل کریں، اس پر عمل کی کوشش کریں اور علماء و مجتہدین کے ساتھ حسن عقیدت رکھتے ہوئے ان کے بتائے ہوئے مسائل پر عمل کریں۔ آج کل جو اجتہاد کے نام پر اباحیت پھیلائی جارہی ہے یہ صرف بد عملی پھیلانے اور امت کو اپنے اسلاف سے بد ظن کرنے کی سازش ہے کہ جب امت کا رشتہ اپنے مجتہدین سے کٹ جائے گا تو یہ کٹی ہوئی پتنگ کی طرح کسی بھی گمراہ اور بے دین کی گود میں گر جائے گی۔ اس لیے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے صحابہ اور اکابرینِ امت کی بات ماننے کو ضروری قرار دیتے ہوئے فرمایا: لَا يَزَالُ النَّاسُ صَالِحِينَ مُتَمَاسِكِينَ مَا أَتَاهُمُ الْعِلْمُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْ أَكَابِرِهِمْ، فَإِذَا أَتَاهُمْ مِنْ أَصَاغِرِهِمْ هَلَكُوا

المعجم الکبیر للطبرانی: ج4 ص 469 رقم الحدیث 8511

ترجمہ: لوگ جب تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اپنے اکابر سے علم حاصل

کرتے رہیں گے خیر اور بھلائی پر رہیں گے اور جب یہ نئے چھوٹے لوگوں مثلاً ڈاکٹر پروفیسر وغیرہ سے علم حاصل کریں گے ہلاک ہو جائیں گے۔

ائمہ مجتہدین

اسلامی تاریخ میں بے شمار ائمہ مجتہدین گزرے ہیں لیکن اللہ تعالی نے تکوینی طور پر چار ائمہ کی فقہ اور ان کے پیروکاروں کو باقی رکھا اور بقیہ ائمہ کی اجتہادی کاوشیں اللہ کے ہاں مقبول وماجور ہونے کے باجود اس طرح مرتب ہو کر امت کے پاس تواتر سے نہیں پہنچی جس طرح چار جلیل القدر ائمہ کی فقہ امت تک پہنچی ہے۔ وہ چار ائمہ مجتہدین یہ ہیں: امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت، امام مالک بن انس، امام احمد بن محمد بن حنبلجو کہ امام احمد بن حنبل کے نام سے مشہور ہیں امام محمد بن ادریس شافعی رحمہم اللہ۔ پھر ان چاروں میں سے بھی بڑے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ ہیں۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ

آپ کا نام "نعمان بن ثابت" ہے۔ صحیح قول کے مطابق 80ھ میں پیدا ہوئے اور 150 ہجری میں بغداد میں وفات پائی۔ کنیت "ابو حنیفہ" ہے۔ چونکہ "حنفی" یا "حنیف" اُسے کہتے ہیں جو باطل سے منہ موڑ کر ایک خدا کا ہو رہے اس لیے امام اعظم نعمان بن ثابت کو رجوع الی اللہ کی وجہ سے "ابو حنیفہ" کہا جاتا ہے

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ "حنیفہ" نام کی امام صاحب کی بیٹی تھی، جس نے ایک مسئلہ میں امام صاحب کی رہنمائی فرمائی تھی اس لیے آپ "ابو حنیفہ" کے نام سے مشہور ہوگئے۔ یہ بات سراسر غلط ہے، اس لیے کہ امام صاحب

کا صرف ایک ہی بیٹا تھا جس کا نام حماد تھا۔ چنانچہ علامہ ابن حجر الہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لَایُعْلَمُ لَہٗ ذَکَرٌ وَّلَا اُنْثٰی غَیْرُ حَمَّادٍ

الخیرات الحسان: ص12

ترجمہ: حماد کے علاوہ آپ کا کوئی لڑکا تھا اور نہ کوئی لڑکی۔

”ابو حنیفہ“ بھی ایسی ہی ایک کنیت ہے جیسے ابو الکلام، ابو الحسنات وغیرہ۔

امام اعظم؛ دیگر ائمہ کی نظر میں

1) امام مالک رحمہ اللہ امام صاحب کی شان میں فرماتے ہیں:

رَاَیْتُ رَجُلًا لَوْ کَلَّمَکَ فِیْ ھٰذِہِ السَّارِیَۃِ اَنْ یَّجْعَلَھَا ذَھَبًا لَقَامَ بِحُجَّتِہٖ

اکمال: ص640

ترجمہ: میں نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا ہے کہ اگر وہ اس ستون کو سونے کا ثابت کرنا چاہے تو دلائل سے ثابت بھی کر دے گا۔

2) امام شافعی رحمہ اللہ آپ کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اَلنَّاسُ فِی الْفِقْہِ عِیَالُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ۔

فقہ اہل العراق وحدیثہم للکوثری

ترجمہ: لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ کے خوشہ چیں ہیں۔

3) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ الْوَرَعِ وَ الزُّھْدِ وَاِیْثَارِ الْآخِرَۃِ بِمَحَلٍّ لَا یُدْرِکُہٗ اَحَدٌ وَ لَقَدْ ضُرِبَ بِالسِّیَاطِ لِیَلِیَ الْقَضَاءَ لِلْمَنْصُوْرِ فَلَمْ یَفْعَلْ فَرَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ وَرِضْوَانُہٗ

الخیرات الحسان: ص68

ترجمہ: آپ عابد، زاہد اور فکر آخرت کے اس مقام پر فائز تھے کہ کوئی شخص بھی اس مقام کو نہ پہنچ سکتا تھا، منصور کی جانب سے پیش کیے گئے عہدہ قضاء کو قبول نہ کرنے کی وجہ سے آپ کو کوڑے مارے گئے لیکن آپ نے عہدہ پھر بھی قبول نہ

کیا۔ آپ پر اللہ کی رحمت ہو اور اللہ آپ سے راضی ہو۔ امام صاحب کے مناقب اور فضائل جاننے کیلیے ان کتب کا مطالعہ کیا جائے۔

امام اعظم ابو حنیفہ کا محدثانہ مقام	**حافظ ظہور احمد الحسینی**
مقام ابی حنیفہ رحمہ اللہ	**مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ**
آثار الحدیث	**علامہ خالد محمود پی ایچ ڈی لندن**

اس کے علاوہ دیگر کئی علمائے کرام کی تصنیفات اس موضوع پر موجود ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ

امام مالک بن انس المدنی مشہور قول کے مطابق 93 ہجری میں پیدا ہوئے اور صحیح روایت کے مطابق 179 ہجری میں وفات پائی۔ امام مالک رحمہ اللہ فن حدیث کے مسلمہ امام ہیں۔ بڑے بڑے محدثین اور نامور فقہاء کو آپ کی شاگردی کا شرف حاصل ہے۔ مصر، بلاد مغرب اور اندلس جیسے دور دراز کے علاقوں سے تشنگان علم جوق درجوق آپ کے پاس مدینہ منورہ آتے اور آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے تھے۔ الزوادی نے اپنی کتاب مناقب امام مالک میں امام شافعی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے: لَوْلَا مَالِكٌ وَسُفْيَانُ لَذَهَبَ عِلْمُ الْحِجَازِ

مناقب امام مالک ص98

ترجمہ: کہ اگر امام مالک اور امام سفیان نہ ہوتے تو حجاز کا علم چلا جاتا۔

امام مالک رحمہ اللہ باوجود خود مجتہد ہونے کے بہت سے مسائل میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے ہم عصر ہونے کی بناء پر مشاورت کرتے اور دل و جان سے امام اعظم رحمہ اللہ کی قدر کرتے تھے کیونکہ ائمہ اربعہ میں سے صرف امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو شرف تابعیت حاصل ہے، اس لیے آپ بقیہ تین ائمہ سے مقام میں بڑے ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ

امام محمد بن ادریس بن العباس الشافعی رحمہ اللہ 150ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ رحمہ اللہ وہ خوش قسمت امام ہیں جنہوں نے "فقہ مالک" امام مالک کی خدمت میں رہ کر سیکھی اور "فقہ حنفی" امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے جلیل القدر شاگرد امام محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ سے حاصل کی۔ یوں آپ اصحاب الحدیث اور اصحاب الرائے کے علوم کا حسین مرقع بن گئے۔ اسی لیے تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ آپ کی شان میں فرماتے ہیں: لَوْلَا الشَّافِعِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ مَا عَرِفْنَا فِقْہَ الْحَدِیْثِ

توالی التاسیس لابن حجرالعسقلانی ص125

ترجمہ: اگر امام شافعی رحمہ اللہ نہ ہوتے تو ہمیں حدیث کی فقاہت نصیب نہ ہوتی۔ امام شافعی رحمہ اللہ امت مسلمہ کے امام ہیں، آپ ہی نے تو پوری دیانت داری کے ساتھ فرمایا تھا کہ لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ کے خوشہ چیں ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ

امام احمد بن حنبل بن ہلال الذہبی الشیبانی المروزی 164ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے اور 241ھ کو بغداد ہی میں وفات پائی۔ آپ نے حصول علم کیلیے کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ اور یمن وغیرہ کے سفر کیے۔ خلق قرآن کا عقیدہ قبول نہ کرنے کی وجہ سے شاہی عتاب کا شکار ہوئے۔ جسمانی اذیتیں برداشت کیں لیکن پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ آپ زبردست عالم اور فقیہ تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں: خَرَجْتُ مِنْ بَغْدَادَ وَمَا خَلَفْتُ فِیْهَا اَتْقٰی مِنِ ابْنِ حَنْبَلٍ

التالیف بین الفرق ص265

ترجمہ: کہ جب میں بغداد سے نکلا تو میں نے اپنے پیچھے احمد بن حنبل سے زیادہ پرہیز گار انسان نہیں چھوڑا۔

علم و عمل

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کیلیے مختلف ادوار میں مختلف کتب اور صحائف نازل کیے اور سب سے آخری کتاب جو اپنے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی وہ قرآن مجید ہے اس کے بنیادی طور پر تین حقوق ہیں۔

1: قرآن پاک کو پڑھنا 2: قرآن پاک کو سمجھنا 3: قرآن پاک پر عمل کرنا

1: قرآن پاک کو پڑھنا

قرآن پاک کا حق ہے کہ اُسے درست تلفظ کے ساتھ قرأت کی رعایت کرتے ہوئے پڑھا جائے اور کسی ماہر قرآن قاری کی رہنمائی میں اسے سیکھا جائے۔ کیونکہ قرآن پاک بغیر قاری سے پڑھے پڑھنا ہی نہیں آتا، اسی لیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: **اِسۡتَقۡرِؤُا الۡقُرۡآنَ مِنۡ أَرۡبَعَةٍ مِنۡ ابۡنِ مَسۡعُودٍ وَسَالِمٍ مَوۡلَى أَبِي حُذَيۡفَةَ وَأُبَيٍّ وَمُعَاذِ بۡنِ جَبَلٍ**

صحیح البخاری: باب مناقب معاذ بن جبل

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جو قرآن کے ماہر قاری تھے، ان سے قرآن سیکھنے کا حکم دیا۔

2: قرآن پاک کو سمجھنا

جس طرح قرآن پڑھنے کیلئے انسان قاری کا محتاج ہے ایسے ہی اسے سمجھنے کیلیے علماء وفقہاء کا محتاج ہے۔ وجہ یہ ہے کہ قرآن پاک وہ کتاب ہے جو رہتی دنیا تک ایک معجزہ ہے۔ دقائق واسرار، فصاحت وبلاغت اور علمی باریکیوں سے آراستہ قرآن اگر ہر خواندہ وناخواندہ کی سمجھ میں اتنی آسانی سے آنے والا ہوتا تو پھر یہ معجزہ نہ ہوتا۔ اس کے عجائبات اور خزانوں سے واقف بہت کم لوگ ہوتے ہیں جنہیں "مجتہدین" اور "فقہاء" کہا جاتا ہے، اس لیے ہمیں

قرآن سمجھنے کیلیے علماء کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو سمجھتے بھی ہیں اوراِسے پڑھنا بھی جانتے ہیں

3: قرآن پاک پر عمل کرنا

تیسرا مرحلہ اس پر عمل کرنے کا ہے۔ جس طرح قرآن پڑھنے کیلیے قراء کی ضرورت ہے، اسے سمجھنے کیلیے علماء کی ضرورت ہوتی ہے، ایسے ہی اس پر عمل کرنے کیلیے مشائخ کی ضرورت ہوتی ہیں جن کی مبارک صحبت سے شریعت انسان کی طبیعت بن جاتی ہے۔ اس لیے دنیا میں جتنے بھی بڑے حضرات گزرے ہیں ان سب کی ظاہری ترقی کا اصل سبب تعلق مع اللہ تھا۔ اس لیے مشائخ طریقت کی صحبت اور اس سے بیعت کرنا اصلاح نفس کیلیے بہت ضروری ہے۔

بیعت کی شرائط

مشہور شخصیت اور کثرت مریدین سے متاثر ہوئے بغیر بیعت کرنے مندرجہ ذیل امور دیکھ لینا چاہیے۔

1: جس پیر کی بیعت کی جائے وہ اہل حق میں سے ہو اور متبع سنت ہو۔

2: اس کی مجلس میں بیٹھ کر آخرت کی فکر پیدا ہو اور بندہ خدا کا قرب محسوس کرے۔

3: فسق وفجور اور خدا کی ادنیٰ سی نافرمانی سے بچنے والا ہو اور یہی رنگ اس کے فیض یافتگان میں ہو۔

4: اس کے ارد گرد کا حلقہ زیادہ تر دین داروں کا ہو اور اسے علماء حق کی تائید حاصل ہو۔

5: وہ کسی شیخ طریقت سے مُجاز بیعت بھی ہو۔

چہل حدیث

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا مِنْ أَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا.

كتاب العلل للدارقطنى: ج6ص33، س959

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری امت کے دینی امور کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے فقیہ و عالم حضرات کی صفوں میں شامل فرما کر اٹھائے گا۔

فائدہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کو شریعت میں اساسی حیثیت حاصل ہے۔ ان کا یاد کرنا اور ان پر عمل پیرا ہونا باعث کامیابی و کامرانی ہے۔ ذیل میں ہم مختلف عنوانات پر چالیس احادیث نقل کر رہے ہیں، انہیں یاد کیجیے، ان پر عمل کیجیے اور دوسروں تک پہنچائیے۔

ارکانِ اسلام

1: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

صحيح البخاري: باب الايمان وقول النبي صلى الله عليه وسلم بني الإسلام على خمس

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: 1 اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، 2 نماز قائم کرنا، 3 زکوٰۃ ادا کرنا، 4 حج کرنا اور 5 رمضان کے روزے رکھنا۔

فائدہ: عمارت کا بقاء اس کی بنیاد پر موقوف ہے، اگر بنیاد خراب ہو تو عمارت کی تباہی کا اندیشہ ہے، اسلام کی بنیاد بھی مذکورہ پانچ چیزوں پر ہے۔ ان پر کاربند رہنا اور زندگی میں انہیں اپنانا بھی اسلام کی بقاء و حفاظت کا ذریعہ ہے۔

ختم نبوت

:2 عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ.

مسندامام احمدبن حنبل: ج 16ص 603، رقم الحدیث 23251

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا۔

فائدہ: عقیدہ ختم نبوت تمام امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہو گا، اگر کوئی بعد میں نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ کذاب و دجال ہو گا۔

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

:3 عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ

مسند ابی یعلی: ج6ص147رقم3425

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں، اور نماز پڑھتے ہیں۔

فائدہ: اہل السنۃ والجماعۃ کا اتفاقی عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور مبارکہ میں زندہ ہیں، اس عقیدہ کا منکر اہل السنت والجماعت سے خارج، بدعتی اور گمراہ ہے اور ایسے شخص کی اقتداء سے اجتناب کیا جائے کیونکہ شرعی فتویٰ کے مطابق ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔

حفاظت اجساد انبیاء علیہم السلام

4: عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

سنن النسائی:باب إكثار الصلاة على النبي صلى الله عليه و سلم يوم الجمعة

ترجمہ: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔

فائدہ: اس حدیث مبارک سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کے جسد عنصری کو درود شریف کے پیش ہونے میں پورا پورا دخل ہے وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوال میں نبی صلی اللہ علیہ و سلم کیلیے ایسا جسم اطہر ہونا ضروری ہے جس پر درود شریف پیش بھی ہو سکے اور روح کے تعلق کے بغیر یہ ممکن نہیں، کیونکہ بے تعلقِ روح تو یہ محض بے حس اور لا شعور جسم ہو گا۔ معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کے اجساد کی حفاظت بھی حیات انبیاء علیہم السلام کی مستقل دلیل ہے۔

سماع صلوۃ وسلام

5: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ، وَمَنْ صَلّٰى عَلَیَّ مِنْ بَعِیْدٍ اُعْلِمْتُهٗ، وَفِیْ رِوَایَةٍ: مَنْ صَلّٰى عَلَیَّ نَائِیًا اُبْلِغْتُهٗ.

جلاء الافہام ص22 حدیث نمبر25،فتح الباری ج11ص279

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: جو شخص میری قبر کے قریب مجھ پر درود پڑھے تو اسے میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود پڑھے تو وہ مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

فائدہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک میں درود شریف سنتے ہیں اور مناسب سمجھیں تو جواب بھی دیتے ہیں، یہ اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماعی عقیدہ ہے۔

فضیلت درود شریف

6: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ عَشْرًا۔

صحیح مسلم: باب الصلاۃ علی النبي صلی الله علیه وسلم بعد التشهد

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے۔

فائدہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر درود شریف بھیجنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سراپا عشق ومحبت کی علامت ہے۔ ایک امتی کا اپنے نبی کیلیے رحمتوں، برکتوں اور رفع درجات کی دعا کرنا دراصل اس عزت و عظمت کا عملی اظہار ہے جو سچے عاشق کے دل میں ہوتی ہے۔ درود شریف کو وِردِ جاں بنایئے عشق و محبت کا اظہار کیجیے اور باری تعالیٰ کی رحمتوں کے سمندر میں ڈوب جایئے۔

عرض اعمال

7: عَنْ عَبْدِ اللہِ -رَضِیَ اللہُ عَنْهُ- قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَکُمْ تُحَدِّثُوْنَ وَنُحَدِّثُ لَکُمْ، وَوَفَاتِیْ خَیْرٌ لَکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ أَعْمَالُکُمْ، فَمَا رَأَیْتُ مِنْ خَیْرٍ حَمِدْتُ اللہَ عَلَیْهِ وَمَا رَأَیْتُ مِنْ شَرٍّ اسْتَغْفَرْتُ اللہَ لَکُمْ۔

مسند البزار: ج3 ص308 مسند عبد الله بن مسعود

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری زندگی تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم مشکل مسئلے بیان کرو گے اور ہم ان کی حقیقت کو تمہارے لیے بیان کریں گے اور میری موت بھی

تمہارے لیے بہتر ہو گی، تمہارے اعمال مجھ پر پیش ہوں گے، پس جو اچھے ہوں گے میں ان پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور جو برے ہوں گے میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگوں گا۔

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ امت کے اعمال خیر دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا شکر ادا کریں اور بد اعمالیوں کو دیکھ کر استغفار کرتے رہیں۔

قیامت

8: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ۔**

صحیح البخاری: باب قول الله تعالىٰ { أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ الآية

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو اتنا پسینہ آئے گا کہ زمین میں ستر گز تک پھیل جائے گا، پھر ان کے منہ کے اوپر پہنچ کر کانوں تک پہنچ جائے گا۔

فائدہ: قیامت کی ہولناکی، دنیا کی تباہی اور حشر برپا ہونے کو ذہن میں رکھیے اور اپنی زندگیوں کو سنواریے کیونکہ آخرت کی بازپرس کا خوف انسان کو صحیح طرز زندگی اختیار کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔

شفاعت

9: **عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ فَهِيَ نَائِلَةٌ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا.**

جامع الترمذی: کتاب صفة القيامة والرقائق والورع

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا یعنی فرشتہ آیا اور مجھے دو باتوں میں اختیار دیا کہ اللہ میری امت میں سے نصف امت کو جنت میں داخل کر دے یا مجھے حق شفاعت مل جائے۔ تو میں نے حق شفاعت اختیار کیا۔ میری یہ شفاعت اسے ملے گی جو اس حالت میں فوت ہوا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے والا ہو۔

فائدہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کس طرح ملے گی؟ اس کیلیے عقیدہ توحید پر کار بند رہیے اور اذان کے بعد کی دعا پڑھتے رہیے جس کا ثمرہ یہ ہے کہ قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ملے گی۔

وسیلہ

10: عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَمِّهٖ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ: أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَخْتَلِفُ إِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَاجَةٍ لَهٗ فَكَانَ عُثْمَانُ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ وَلَا يَنْظُرُ فِيْ حَاجَتِهٖ فَلَقِيَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ فَشَكٰى ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: اِئْتِ الْمِيْضَأَةَ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ.

المعجم الصغیر للطبرانی ج1 ص183

ترجمہ: ایک شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کام کے سلسلے میں آیا جایا کرتا تھا، اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ غالباً کسی مصروفیت کی وجہ سے نہ تو اس کی طرف توجہ فرماتے اور نہ ہی اس کی حاجت براری کرتے۔ وہ شخص حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ملا اور اس کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا کہ وضو کی جگہ جاؤ اور وضو کرو، پھر مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو، پھر یہ دعا کرو: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نَبِیِّ الرَّحۡمَۃِ. اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے جو نبی الرحمۃ ہیں، تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں

فائدہ: دعا کی جلد قبولیت میں وسیلہ کو بہت دخل ہے، چنانچہ اس روایت کے آخر میں تصریح ہے کہ اس نے ایسا ہی کیا اور دعا کی برکت سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس کی تعظیم و تکریم بھی کی اور اس کا کام بھی پورا کر دیا۔

فضیلت نماز

11: عَنۡ أَبِیۡ هُرَیۡرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ أَرَأَیۡتُمۡ لَوۡ أَنَّ نَهۡرًا بِبَابِ أَحَدِكُمۡ یَغۡتَسِلُ فِیۡهِ كُلَّ یَوۡمٍ خَمۡسًا مَا تَقُولُ ذٰلِكَ یُبۡقِیۡ مِنۡ دَرَنِهٖ قَالُوۡا لَا یُبۡقِیۡ مِنۡ دَرَنِهٖ شَیۡئًا قَالَ فَذٰلِكَ مِثۡلُ الصَّلَوَاتِ الۡخَمۡسِ یَمۡحُو اللّٰهُ بِهِ الۡخَطَایَا.

صحیح البخاری: باب الصلوات الخمس كفارة، ج1 ص76

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر جاری ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو بتاؤ اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: نہیں، اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہے گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی حال پانچ نمازوں کا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کو ختم فرما دیتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں نماز پنجگانہ کی ادائیگی پر گناہوں کی مغفرت کا اعلان خالصۃً اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ رب تعالیٰ شانہ اپنی رحمت عطاء فرمانے کیلیے بہانے ڈھونڈتے ہیں، پانچ نمازوں پر اتنی بڑی مغفرت کا مل جانا یقیناً خداوند تعالیٰ کا احسان ہے۔ لہٰذا نمازوں کی پابندی کیجیے، آداب و مستحبات کا خیال رکھیے اور مغفرت کے اس سفر کی جانب رواں دواں رہیے۔

نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنا

12: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَضَعَ یَمِیْنَہٗ عَلٰی شِمَالِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ۔

مصنف ابن ابی شیبۃ ج3 ص321،322، وضع الیمین علی الشمال،رقم الحدیث 3959

ترجمہ : حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے ہوئے تھے۔

فائدہ: نمازی کی حالت بارگاہِ الٰہی میں ایک تابع و عاجز شخص کی ہوتی ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی قلبی کیفیات کے ساتھ ساتھ اس کی ظاہری حالت بھی اس عاجزی کو ظاہر کر رہی ہو۔ نگاہ پست رکھنا، ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا بلکہ ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھنا یقیناً اس مسکنت کا تقاضا ہے جو رب ذوالجلال کے دربار میں مطلوب ہے۔

امام کے پیچھے قراءت نہ کرنا

13: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ۔

سنن ابن ماجۃ ج1 ص61 باب اذا قرء الامام فانصتوا

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو اور جب غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو تم ”آمین“ کہو۔“

فائدہ: امام پوری جماعت کی جانب سے بارگاہِ الٰہی میں نمائندہ ہوتا ہے۔ جس

طرح نمائندہ کی گفتگو اور بیانِ مدعی جماعت کی ترجمانی سمجھی جاتی ہے، اسی طرح شریعت مطہرہ نے امام کی قراءت کو بھی مقتدی کے حق میں قراءت قرار دیا اور بوقت قراءت خاموش رہنے کا حکم دیا، چاہے نماز سری ہو یا جہری۔

آمین آہستہ آواز سے کہنا

14: **عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّہٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَرَءَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ خَفِضَ بِہَا صَوْتَہٗ.**

مسند ابی داؤد الطیالسی ج1ص577 رقم الحدیث 1117

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہا تو آمین آہستہ آواز سے کہا۔

نماز میں رفع یدین نہ کرنا

15: **عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ یَدَیْہِ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ثُمَّ لَمْ یَعُدْ.**

نسائی ج1ص158 باب ترک ذلک،ابی داؤد ج 1ص116باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک بار فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ راوی کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پہلی مرتبہ تکبیر تحریمہ رفع یدین کیا پھر دوبارہ پوری نماز میں نہیں کیا۔

فائدہ: ”رفع یدین“ دونوں ہاتھوں کے اٹھانے کو کہتے ہیں جیسا کہ نمازی تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھاتا ہے۔ ابتداء اسلام میں نماز کی مختلف حالتوں قیام، رکوع، سجود میں رفع یدین کا عمل کیا جاتا رہا، بعد میں منع و منسوخ ہو گیا۔ لہٰذا اب

پنجگانہ نمازوں میں صرف تکبیر تحریمہ کی رفع یدین کی جاتی ہے باقی مقامات کی نہیں کی جاتی، البتہ عیدین کی نماز میں تکبیرات زائدہ کے ساتھ اور دعاء قنوت سے پہلے تکبیر قنوت کے ساتھ رفع یدین احادیث و آثار سے ثابت ہے، لہٰذا اس پر ہم عمل پیرا ہیں۔

تین رکعات وتر

16: عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِهٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشَرَةَ رَکْعَةً یُّصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثَلَاثًا.

صحیح بخاری ج 1ص154۔269۔باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فی رمضان

ترجمہ: حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان المبارک میں کیسی ہوتی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، پہلے چار رکعتیں پڑھتے، پس کچھ نہ پوچھو کہ کتنی حسین و لمبی ہوتی تھیں، اس کے بعد پھر چار رکعت پڑھتے، کچھ نہ پوچھو کہ کتنی حسین اور لمبی ہوتی تھیں، پھر تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔

فائدہ: اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تہجد اور وتر کا ذکر ہے تہجد مستحب جبکہ وتر واجب ہیں، اس کی تین رکعات ہیں جو عشاء کے فرض و سنت ادا کرنے کے بعد پڑھی جاتی ہیں پہلی دو رکعتوں پر تشہد بیٹھا جاتا ہے، تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر رفع یدین کیا جاتا ہے، پھر ہاتھ باندھ کر دعاء قنوت پڑھی جاتی ہے پھر رکوع کیا جاتا ہے۔

فضیلت روزہ

17: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُولُ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ حِيْنَ يُفْطِرُ وَحِيْنَ يَلْقٰى رَبَّهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

سنن النسائی: فضل الصیام ج 1ص308

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، روزہ دار کیلیے دو خوشیاں ہیں؛ ایک خوشی اس وقت ملتی ہے جب روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی اس وقت ملے گی جب وہ اپنے پرودگار سے ملاقات کرے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی بو سے زیادہ محبوب ہے۔

فضیلت قربانی

18: عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا هٰذِهِ الاَضَاحِيُّ؟ قَالَ: سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوْا: فَمَا لَنَا فِيْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ. قَالُوْا: فَالصُّوْفُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ.

سنن ابن ماجہ ص 226 باب ثواب الاضحیہ

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوال کیا: یارسول اللہ! یہ قربانی کیا ہے؟ یعنی قربانی کی حیثیت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت اور طریقہ ہے۔ صحابہ

رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہمیں قربانی کرنے کے بدلے میں کیا ملے گا؟ فرمایا ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر سوال کیا: یا رسول اللہ! اون کے بدلے میں کیا ملے گا فرمایا: اون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ملے گی۔

فائدہ: قربانی ایک عظیم الشان عبادت ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے شروع ہوئی اور اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا السلام تک چلی آرہی ہے، قربانی کا یہ عمل چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں خصوصی اہمیت اختیار کر گیا، اسی وجہ سے اسے ”سنتِ ابراہیمی“ کہا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہمیشگی فرمائی ہے۔ اس سے مسلمان کو سبق ملتا ہے کہ وہ اللہ تعالی کی فرمانبرداری میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہے۔

نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہنا

19: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَ كَبَّرَ عَلَيْهِمْ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ.

صحیح البخاری ج1 ص178 باب التکبیر علی الجنازۃ اربعا

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس دن وہ فوت ہوئے تھے تو اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی وفات کی اطلاع دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو لے کر عید گاہ پہنچے، ان کی صف بندی کی اور ان کے نماز جنازہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیریں کہیں۔

فائدہ: حضرت نجاشی رحمہ اللہ کا انتقال حبشہ میں ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کی نماز جنازہ مدینہ میں پڑھائی۔ ان کی میت معجزۃً آپ صلی اللہ علیہ

وسلم کے سامنے لائی گئی تھی یا ان کا جنازہ پڑھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی۔ نیز اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں اور دیگر روایات کے مطابق ان میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد اللہ تعالی کی حمد و ثناء، دوسری کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف، تیسری کے بعد میت کے لئے دعا اور چوتھی کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے۔

بیس تراویح

:20 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ.

مصنف ابن ابی شیبۃ ج2 ص284 باب کم یصلي فِي رَمَضَانَ..... معجم کبیر ج5 ص433

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھتے تھے۔

فائدہ: قیام رمضان یعنی تراویح سنت مؤکدہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس رکعات ادا فرمائی ہے، اسی پر حضرات خلفاءِ راشدین حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ائمہ مجتہدین و حضرات مشائخ رحمہم اللہ عمل پیرا رہے، بلاد اسلامیہ میں چودہ سو سال سے اسی پر عمل ہوتا رہا ہے اور امت کا اسی پر اجماع ہے۔ لہٰذا بیس رکعت تراویح ہی ادا کرنی چاہییں۔

عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم

:21 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا

أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ.

صحيح مسلم: باب تحريم سب الصحابة ج2 ص310

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہنا، میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہنا، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرے تو اس کا اجر میرے صحابہ کے ایک مُدّ یا نصف مُدّ صدقہ کرنے کے ثواب کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

فائدہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ مقام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے صدقے ملا ہے، ان کے بعد امت کا بڑے سے بڑے عالم، عابد اور زاہد کسی چھوٹے صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم امت کے محسن ہیں ان کے بارے میں بدگمانی حرام اور بدزبانی تو اس سے بھی گھناؤنا جرم ہے۔ لہٰذا انکی عزت و عظمت کو دل میں جگہ دے کر انکی اور انکی تعلیمات کی قدر کیجیے۔

عظمت فقہ

22: عَنْ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدْ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ.

صحيح البخارى: باب قول الله تعالى {فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ}

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: جس شخص سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین میں فقاہت عطا فرماتے ہیں۔

فائدہ: فقہ وہ عظیم الشان علم ہے جس میں عملی زندگی سے متعلق مسائل کا حل قرآن، سنت، اجماع اور قیاس کی روشنی میں پیش کیا جاتا ہے۔ حلال و حرام، جائز و ناجائز، مکروہ و مباح افعال کا علم قرآن و سنت کی باریکیوں میں غور و خوض کرنے

سے حاصل ہوتا ہے، غور و فکر کی یہ صلاحیت خالصتاً اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔ اس لیے دین کی اس اعلیٰ درجہ سمجھ بوجھ کو سراپا خیر سے تعبیر کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فقہ و فقہاء سے ہماری وابستگی کو قائم و دائم رکھے۔

عظمتِ فقیہ

23: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ.

سنن ابن ماجة: باب فضل العلماء والحث على طلب العلم

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فقیہ ہزار عابدوں پر بھاری ہوتا ہے۔

فائدہ: فقیہ کا مقام عابد سے اس لیے زیادہ ہے کہ فقیہ کی فقاہت کا نفع اس کی ذات کو بھی ہوتا ہے اور امت بھی اس سے مستفید ہوتی ہے جب کہ عابد کے پیش نظر اپنی ذات ہوتی ہے۔ جب کام میں فرق ہے تو مقام میں بھی فرق ہو گا۔

عظمت محدثین

24: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ: قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ.

جامع الترمذی: ما جاء في الحث على تبليغ السماع

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ خوش و خرم رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور بالکل اسی طرح دوسروں تک پہنچا دیا جس طرح سنی تھی، اس لیے کہ بہت سے ایسے لوگ جنہیں ہماری بات یعنی حدیث پہنچے گی وہ سننے والے کی بنسبت زیادہ سمجھ اور علم رکھتے ہوں گے۔

فائدہ: اس حدیث سے محدثین کرام کی بہت بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

امت مسلمہ کا یہ طبقہ احادیث کے یاد کرنے، لکھنے اور متون و اسانید کی حد درجہ حفاظت میں اپنی عمریں کھپا دیتا ہے۔ احادیث کی اشاعت کرنے اور کمی و زیادتی سے محفوظ رکھنے اور آگے پہنچانے میں بڑی جانفشانی سے کام لیتا ہے۔

وراثت انبیاء علیہم السلام

25: عَنْ أَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيقاً يَبْتَغِيْ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَصْنَعُ، وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

سنن ابی داؤد: باب الحث علی طلب العلم

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں، فرشتے طالب علم کی خوشنودی لیے اس کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں، عالم کیلیے آسمان و زمین کی مخلوق حتی کہ مچھلیاں پانی میں مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔ عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چودھویں کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر۔ علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، انبیاء علیہم السلام وراثت میں درہم اور دینار نہیں چھوڑتے بلکہ علم کی دولت چھوڑتے ہیں، چنانچہ جس نے اس علم میں سے تھوڑا سا حصہ بھی حاصل کرلیا تو گویا اس نے بہت بڑا حصہ حاصل کرلیا۔

فائدہ: انبیاء علیہم السلام اپنی امت کو جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکال کر علم کی روشنی میں لاتے ہیں۔ ان کی زندگی کا مقصد مال و دولت اور دنیا کی

رونق و شادابی کا حصول نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے ان کی وراثت علم ہوتا ہے، مال و زر نہیں ہوتا۔ اس وراثت علمی کے جانشین علماء کرام ہیں جو علم کی بقاء و تحفظ اور نشر و اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ تو علماء کی قدر کیجیے، ان کی مجالس میں بیٹھیے اور ان کے فیض علم سے اپنے قلوب کو جلا بخشیے۔

عظمتِ قرآن

26: **عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.**

صحيح البخاری ج:1ص:752 باب خيركم من تعلم القرآن وعلمه

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

فائدہ: کلام پاک چونکہ دین کی اصل اور بنیاد ہے، اس کی بقاء اور اشاعت پر ہی دین کا مدار ہے، اس لیے اس کے سیکھنے اور سکھانے کا افضل ہونا ظاہر ہے۔ البتہ اس کے سیکھنے کی اقسام مختلف ہیں۔ کمال اس کا یہ ہے کہ معانی، مطالب اور مقاصد سمیت سیکھے اور ادنیٰ درجہ اس کا یہ ہے کہ فقط الفاظ سیکھے۔

حفظ القرآن

27: **عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ.**

جامع الترمذی: باب ما جاء في فضل قارئ القرآن

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے قرآن پڑھا، پھر اس کو حفظ یاد کیا، اس کے حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام جانا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے اور اس

کے گھرانے میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائیں گے جن کیلیے جہنم واجب ہو چکی ہو گی۔

فائدہ: اس سے حفظ قرآن کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے بشرطیکہ حافظ قرآن با عمل ہو۔ کوشش کیجیے کہ خود حافظ قرآن بنیے یا اپنی اولاد کو اس زیور سے آراستہ کیجیے تاکہ حفظ قرآن کی یہ نعمت آپ کو آخرت میں سرخرو کر سکے۔

اتباع سنت

28: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ.

كتاب الزهد الكبير للبيهقى:رقم الحديث 217

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری سنت پر اس وقت عمل کیا جب میری امت میں فساد برپا ہو چکا ہو یعنی لوگ سنتیں چھوڑ چکے ہوں تو اسے سو شُہدا کا ثواب ملے گا۔

فائدہ: "سنت" دین میں جاری طریقہ کا نام ہے، اس کی اتباع کرنا دراصل اس جاری طریقہ کے تسلسل کو فروغ دینا ہے اور یہی چیز کسی مذہب و شریعت کی بقاء کی ضامن ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں سنت کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ چنانچہ اگر امت پر ایسا وقت آن پڑے کہ سنتیں لوگوں کے عمل سے نکل رہی ہوں تو ان پر عمل پیرا ہونے پر سو شہیدوں کے اجر و ثواب کا وعدہ ہے۔ لہٰذا سنتوں پر خود بھی عمل کیجیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیجیے۔

رد بدعت

29: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَلَا صَلَاةً وَلَا صَدَقَةً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَلَا جِهَادًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنْ

الْإِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ.

سنن ابن ماجة: باب اجتناب البدع والجدل

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بدعتی کا روزہ، نماز، صدقہ، حج، عمرہ، جہاد، فرض، نفل، غرض کوئی بھی نیک عمل قبول نہیں فرماتے، وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح بال آٹے سے نکل جاتا ہے۔

فائدہ: دین کے ثابت شدہ مسئلے کا انکار "الحاد" جبکہ غیر ثابت کو دین میں شامل کرنے کا نام "بدعت" ہے۔ بدعتی گویا یہ خیال کر رہا ہوتا ہے کہ دین مکمل نہیں بلکہ میں نے مکمل کر دیا ہے۔ آئے روز عقائد و اعمال کے باب میں نئی نئی چیزیں گھڑ گھڑ کر دین کے نام پر پھیلاتا رہتا ہے۔ امور دین مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ میں اپنی جانب سے زیادتی کرتا رہتا ہے اس لیے اس کے یہ افعال غارت جاتے ہیں اور قبول نہیں ہوتے۔ اللہ ہمیں بدعت سے محفوظ فرمائے۔ آمین

مسلمان کے حقوق

30: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ.**

صحيح البخاری: باب الأمر باتباع الجنائز

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں؛ سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، فوت ہو جائے تو جنازہ ادا کرنا، دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔

فائدہ: ان چیزوں کو "حق" سے تعبیر کرنے میں اس جانب اشارہ ہے کہ

مسلمان کو ان باتوں کی حد درجہ پابندی کرنی چاہیے۔ ان پر عمل کرنے میں جہاں مسلمانوں کے حقوق ادا ہوتے ہیں وہاں ایک صالح معاشرہ بھی وجود میں آتا ہے اور باہمی اخوت اور رواداری کو فروغ ملتا ہے۔

والدین کے حقوق

31: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: رِضَی اللّٰہِ مِنْ رِضَی الْوَالِدَیْنِ وَسَخَطُ اللّٰہِ مِنْ سَخَطِ الْوَالِدَیْنِ.

شعب الایمان: باب في بر الوالدين، ج6 ص177

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔

فائدہ: اولاد کی تربیت اور پرورش میں والدین کا کردار بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ بچوں کی دینی اصلاح و دنیوی دیکھ بھال ان کے روشن مستقبل کی ضامن ہیں۔ لہٰذا جس شخصیت سے انسان کا مستقبل وابستہ ہو اس کا حق یہی ہے کہ زندگی کے ہر موڑ پر اس کا خیال رکھا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن و سنت میں والدین کے بہت زیادہ حقوق بیان کیے گئے ہیں جن کی ادائیگی سے خدا راضی ہوتا ہے اور کوتاہی کرنے اور بے توجہی برتنے سے رب ناراض ہوتا ہے۔

اولاد کے حقوق

32: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ أَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرُوْا أَوْلَادَکُمْ بِالصَّلَاۃِ وَھُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِیْنَ وَفَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ.

سنن ابی داؤد: باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہاری اولاد سات سال کی

ہو جائے تو انہیں نماز کا حکم کرو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر ان کو مارو اور ان کے بستر الگ الگ کر دو۔

فائدہ: بچے کا والدین پر حق یہ ہے کہ اس کی دینی اور اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ دیں اور حدیث مذکور میں اسی امر کو ملحوظ رکھ کر دو کاموں کا حکم دیا گیا ہے۔ سات سال کی عمر میں اسے نماز کا حکم دینے اور دس سال کی عمر میں نہ پڑھنے پر مارنے میں حکمت یہ ہے کہ بچہ شروع ہی سے ان عبادات کے احکام اور طریقہ سیکھ کر ان کو ادا کرنے کا عادی بنے۔ نیز دس سال کی عمر میں بستر الگ کرنے سے بھی مقصود تربیت ہے کہ بڑا ہو کر جب عملی زندگی میں قدم رکھے تو بے راہ روی اور غیر اخلاقی حرکتوں سے اجتناب کر سکے۔

خاوند کے حقوق

33: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ.

صحيح البخارى: باب لا تأذن المرأة في بيت زوجها لأحد إلا بإذنه

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی عورت کیلیے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنا جائز نہیں، عورت کو چاہیے شوہر کہ اجازت کے بغیر کسی کو گھر نہ آنے دے۔

فائدہ: خاوند کی حیثیت سربراہ کی ہے جو گھر کی ضروریات، بیوی کی نگہداشت اور بچوں کی پرورش میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ حدیث میں بیوی کو تاکید کی گئی ہے کہ اس میں شوہر کی مرضی کو مقدم رکھے تاکہ اسے سکون پہنچا سکے۔ ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شوہر کا حق یوں بیان کیا ہے کہ

اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ کسی کو سجدہ کریں تو عورتوں کو حکم دیتا کہ خاوندوں کو سجدہ کریں۔ لہذا بیوی کو چاہیے کہ خاوند کی خدمت میں اپنے آپ کو فنا کر دے۔

بیوی کے حقوق

34: عَنْ حَکِیْمِ بْنِ مُعَاوِیَةَ عَنْ أَبِیهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ الْمَرْأَةِ عَلَی الزَّوْجِ؟ قَالَ: أَنْ یُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمَ وَأَنْ یَکْسُوَهَا إِذَا اکْتَسٰی وَلَا یَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا یُقَبِّحْ وَلَا یَهْجُرْ إِلَّا فِی الْبَیْتِ.

سنن ابن ماجة: باب حق المرأة على الزوج

ترجمہ: حکیم بن معاویہ اپنے والد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: عورت کا اپنے خاوند پر کیا حق ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاوند جب خود کھائے تو اسے بھی کھلائے، جب خود پہنے تو اسے بھی پہنائے، اس کے چہرے پر نہ مارے اور برا بھلا نہ کہے اور اگر ناراضگی ہو جائے تو اس کا بستر الگ کر دے لیکن اسے گھر ہی میں سلائے گھر سے باہر نہ نکالے۔

فائدہ: بیوی جہاں خاوند کے سکون کا باعث بنتی ہے وہاں اولاد کی ابتدائی تعلیم و تربیت اور دیکھ بھال میں بھی بنیادی کردار ادا کرتی ہے، اس لیے اس کے حقوق کا خیال رکھنا اور محبت سے پیش آنا لازمی قرار دیا گیا۔ چنانچہ حدیث مذکور میں اس کی بنیادی ضروریات مثلاً کھانا پینا، لباس وغیرہ مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ بلا وجہ مارنے اور ترش روئی اختیار کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ اگر میاں بیوی میں محبت کے جذبات ہوں تو گھر مثل جنت بن سکتا ہے۔

مدینۃ منورہ کی فضیلت

35: عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ

بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰى يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ.

صحیح البخاری: باب فضل المدينة وأنها تنفي الناس

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بستی میں جانے کا حکم دیا گیا ہے جو دوسری بستیوں کو کھا جائے گی یعنی اسے مرکزی حیثیت حاصل ہو گی لوگ اسے یثرب کہتے ہیں، فی الحقیقت اس کا نام "مدینہ" ہے، یہ بستی برے لوگوں کو اس طرح سے نکال دے گی جیسے بھٹی لوہے کا میل کچیل نکال دیتی ہے۔

فائدہ: مدینہ منورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ہجرت اور وفات کے بعد آپ کا مدفن ہے۔ مسلمانوں کو آپ کی ذات سے قلبی تعلق ہے اس لیے آپ کے جائے مدفن سے بھی روحانی عقیدت ہے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرکزی حیثیت حاصل ہے اسی طرح مدینہ منورہ کو بھی مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو مدینہ منورہ سے محبت کرنی چاہیے۔

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

36: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ وَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتّٰى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ.

صحیح البخاری: باب لا يقبل الله صدقة من غلول ولا يقبل إلا من كسب طيب

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ حلال کمائی ہی کو قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں دست قدرت سے قبول فرما کر اس کے مال کی پرورش کرتا رہتا ہے جیسے تم میں کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ صدقہ کا ثواب پہاڑ کے برابر ہو جائے گا۔

فائدہ: مال اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے۔ جو اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اللہ رب العزت نہ صرف یہ کہ اس کا بدلا دیتے ہیں بلکہ اصل مال سے بھی زائد عطا فرماتے ہیں۔ اس لیے غرباء و فقراء، محتاج و نادار، یتیموں و بیواؤں اور مستحقین پر کھلے دل سے خرچ کیجیے اور اللہ کے ہاں عظیم اجر کے مستحق بنیے۔

تعمیر مسجد

37: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيهِ اسْمُ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

سنن ابن ماجة: باب من بنى لله مسجدا

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے مسجد اس مقصد کیلیے بنائی کہ اس میں اللہ کا نام لیا جاتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلیے جنت میں گھر بنا دیتے ہیں۔

فائدہ: مسجد اسلام کا اساسی مرکز ہے، کئی اہم امور کی ادائیگی مثلاً نمازوں کی ادائیگی، جمعہ کا قیام، اہم دینی امور میں مشاورت، تعلیم و تعلم وغیرہ مسجد میں سر انجام دیے جاتے ہیں۔ اس لیے اس کی تعمیر دراصل ان تمام شعبوں کی بقاء کا ذریعہ ہے جو مسجد میں ادا ہوتے ہیں، لہٰذا اس کے بنانے اور صاف ستھرا رکھنے میں مال و دولت خرچ کرنا دنیا و آخرت کی بھلائیوں کا بہترین ذریعہ ہے۔

بیعت

38: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ بَايِعُونِي عَلٰى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ

مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ.

صحیح البخاری: باب بعد باب علامة الإيمان حب الأنصار

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں فرمایا: ان امور پر میری بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے، چوری نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، نہ کوئی ایسا بہتان باندھو گے جو تم نے اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان گھڑ لیا ہو اور نہ کسی بھلے کام میں نافرمانی کرو گے۔ پس جس نے اس عہد کو پورا کیا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے، جس نے ان امور میں سے کسی کا ارتکاب کیا اور دنیا ہی میں اس کو سزا مل گئی تو یہی سزا اس گناہ کا کفارہ بن جائے گی اور جس نے ان امور میں سے کسی کا ارتکاب کیا پھر اللہ نے دنیا میں اس کی پردہ پوشی کی تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اگر اللہ چاہے گا تو بخش دے گا اور اگر چاہے گا تو سزا دے گا۔ چنانچہ ہم نے ان امور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔

فائدہ: جس طرح ڈاکٹر کے نسخہ پر عمل اور پرہیز کی رعایت کرنے سے انسان جسمانی بیماریوں سے بچتا ہے، اسی طرح شیخ اور پیر طریقت کی بتائی ہوئی ہدایات پر عمل کرنے سے روحانی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔ بیعت کا مقصد ان روحانی بیماریوں کا علاج کرانا ہے جو باطنی و روحانی طور پر انسان پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ عہد نبوت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت ہوتی تھی اور اب آپ کے نائبین کی بیعت ہوتی ہے۔ مردوں کی طرح خواتین بھی بیعت کر سکتی ہیں مگر ان کا طریقہ بیعت مردوں کی طرح نہیں ہے۔ باشرع، متقی و پرہیزگار اور مجاز طریقت شیخ سے تعلق جوڑیے، اور تقویٰ والی پرسکون زندگی سے لطف اٹھائیے۔

ذکر اللہ تعالیٰ

39: **عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ.**

صحیح البخاری: باب فضل ذکر اللہ عز وجل

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: رب تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی مثال زندہ اور ذکر نہ کرنے والے کی مثال مردہ کی ہے۔

فائدہ: اللہ کی یاد میں سرشار ہونا اور اس کا ذکر ورد زبان کرنا روح کی غذا ہے۔ جس طرح غذا کے بغیر جسم کا مردہ ہو جانا یقینی ہے، اسی طرح ذکر اللہ کے بغیر روح کا مردہ ہو جانا بھی یقینی ہے۔ لہٰذا صبح و شام، اٹھتے بیٹھتے غرض ہر وقت ذکر اللہ سے زبانوں کو تر کیجیے، اللہ کا استحضار کیجیے اور روحانی غذا حاصل کر کے حیات جاودانی اختیار کیجیے۔

خاتمہ بالخیر

40: **عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.**

سنن ابی داؤد: باب فی التلقین

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: جس شخص کا آخری کلام "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ" ہو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

فائدہ: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کو پوری زندگی شریعت کے مطابق گزارنی چاہیے، شب و روز اس حال میں گزریں کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ" کا تقاضا پورا ہو۔ اس کی برکت یہ ہو گی کہ موت کے وقت یہ کلمہ زبان پر جاری ہو گا اور جنت آدمی کا مقدر بن جائے گی۔ اللہ تعالیٰ موت کے وقت کلمہ نصیب فرمائے۔ آمین

مسنون دعائیں

نیند سے بیداری کی دعاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَیْهِ النُّشُوْرُ.

صحيح البخارى: باب ما يقول إذا نام

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت (نیند) دینے کے بعد زندگی بخشی (بیدار کیا) اور (ہمیں) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

بیت الخلاء جانے کی دعاء

اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.

صحيح البخارى: باب ما يقول عند الخلاء

ترجمہ: اے اللہ! میں خبیث شیاطین سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، چاہے وہ مذکر ہوں یا مؤنث۔

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعاء

أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَذْهَبَ عَنِّی الْأَذٰی وَعَافَانِیْ.

سنن ابن ماجة: باب ما يقول إذا خرج من الخلاء

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کیلیے جس نے مجھے گندگی سے دور رکھا اور عافیت عطا کی۔

وضو شروع کرتے وقت کی دعاء

بِسْمِ اللّٰهِ.

سنن أبى داؤد: باب التسمية على الوضوء.

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔

وضو کے درمیان کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ.

عمل اليوم و الليلة للنسائى: ما يقول إذا توضأ

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما دیجیے، میرے گھر میں وسعت عطا فرمایئے اور میرے رزق میں برکت عطا فرمایئے۔

وضو کے آخر کی دعاء

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُه. اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ.

سنن الترمذی: باب فیما یقال بعد الوضوء

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں اور بہت پاک رہنے والوں میں شامل فرمالیجیے۔

گھر سے نکلنے کی دعاء

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

سنن أبی داؤد: باب ما یقول الرجل إذا خرج من بیته

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ (اپنے گھر سے نکلتا ہوں) اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں، اللہ کے علاوہ کوئی ایسا نہیں جو قوت اور طاقت دے سکے۔

فائدہ: جو شخص اس دعا کو پڑھ لیتا ہے اس کو کہا جاتا ہے کہ تیری کفایت کی گئی تجھے بچا لیا گیا، تجھے ہدایت دے دی گئی۔ شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اور دوسرے شیطان سے کہتا ہے کہ ایسے شخص سے تیرا کیا کام جس کو ہدایت دے دی گئی، جس کی کفایت کرلی گئی، اور جسے بچالیا گیا؟

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

صحیح مسلم: باب ما یقول إذا دخل المسجد

ترجمہ: اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اذان کا جواب

جب مؤذن اذان دے تو انہی الفاظ میں جواب دے، صرف (حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ) کے جواب میں (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ) پڑھے، باقی الفاظ کا جواب اسی طرح دے جس طرح مؤذن پڑھتا ہے۔

صحيح مسلم: باب استحباب القول مثل قول الموذن لمن سمعہ

فائدہ 1: فجر کی اذان میں (اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ) کے بعد (صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ) پڑھے، یا وہی الفاظ پڑھے جو مؤذن نے پڑھے ہیں۔

بدائع الصنائع: فصل وأما بيان ما يجب على السامعين عند الأذان

فائدہ 2: جب اذان ختم ہو تو یہ پڑھے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا.

صحيح مسلم: باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه الخ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور (میں گواہی دیتا ہوں کہ) محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، محمد صلی اللہ علیہ و سلم کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔

تو اس شخص کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

اذان کے بعد دعاء

أَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا نِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودًا نِ الَّذِي وَعَدْتَهُ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ۔

السنن الكبرى للبيهقى: باب ما يقول اذا فرغ من ذلك

ترجمہ: اے اللہ! اے اس دعوت کاملہ اور اس کھڑی ہونے والی نماز کے

رب تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا دے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

فائدہ: جو شخص یہ دعا پڑھے گا تو اس کے لیے قیامت کے دن کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

صحیح البخاری: باب الدعاء عند النداء

نوٹ: صحیح بخاری میں یہ دعاء **وَابۡعَثۡهُ مَقَامًا مَّحۡمُودًا نِ الَّذِیۡ وَعَدۡتَهٗ** تک ہے۔

اقامت کا جواب

اقامت کا جواب دینا بھی مسنون ہے، جو الفاظ اقامت کہنے والا پڑھے وہی الفاظ جواب میں پڑھیں لیکن صرف (قَدۡ قَامَتِ الصَّلٰوةُ) کے جواب میں (اَقَامَهَا اللّٰهُ وَادَامَهَا) پڑھے۔

سنن ابی داؤد: باب ما یقول اذا سمع الاقامۃ

تلاوت قرآن کی دعاء

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔

سورۃ النحل: 98

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔

نماز کے بعد اذکار

عَنۡ کَعۡبِ بۡنِ عُجۡرَ ةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ عَنۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا یَخِیۡبُ قَائِلُهُنَّ اَوۡفَاعِلُهُنَّ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِیۡنَ تَسۡبِیۡحَةً وَّثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِیۡنَ تَحۡمِیۡدَةً وَّ اَرۡبَعًا وَّ ثَلٰثِیۡنَ تَکۡبِیۡرَةً فِیۡ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ۔

صحیح مسلم: باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ چند تسبیحات ایسی ہیں جنہیں ہر نماز کے بعد پڑھنے والا کبھی ناکام نہیں ہو گا۔ 33 بار سبحان اللہ 33 بار الحمد للہ اور 34 بار اللہ اکبر۔

نماز کے بعد کی دعا

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ۔

جامع الترمذی: باب من ابواب الدعوات، ج 2ص187

ترجمہ: حضرت ابو مامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی دعا سب سے زیادہ قبول ہوتی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے آخر میں اور فرض نمازوں کے بعد۔

نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّلَاۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَھُّدٌ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْکُنٌ وَتُقْنِعُ یَدَیْکَ یَقُوْلُ تَرْفَعُھُمَا اِلٰی رَبِّکَ مُسْتَقْبِلاً بِبُطُوْنِھِمَا وَجْھَکَ وَتَقُوْلُ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ فَھُوَ کَذَا وَ کَذَا۔

(جامع الترمذی ج 1ص87 باب ما جاء فی التشخع فی الصلوٰۃ، المعجم الکبیر للطبرانی ج8 ص26 رقم الحدیث 15154)

ترجمہ: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز دو دو رکعت ہے، ہر دو رکعت میں تشہد پڑھنا ہے، عاجزی، انکساری اور مسکینی ظاہر کرنا ہے، اپنے دونوں ہاتھ اپنے رب کی طرف اس طرح اٹھاؤ کہ ان کی ہتھیلیاں تمہارے چہرے کی طرف ہوں اور کہو کہ اے رب! اے رب! اور جس نے ایسا نہ کیا اس کی نماز ایسی ہے، ایسی ہے۔ (یعنی ناقص و نامکمل ہے۔)

مسجد سے نکلنے کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

صحيح مسلم: باب ما يقول إذا دخل المسجد

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

فائدہ: سنت طریقہ یہ ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھے، اور مسجد سے نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے نکالے۔

خوش گوار واقعہ پیش آنے پر یہ دعاء پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

ابن ماجة: باب فضل الحامدين

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی نعمت (و عطا) کی وجہ سے تمام اچھے کام سرانجام پاتے ہیں۔

ناخوش گوار واقعہ پیش آنے پر یہ دعاء پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ .

ابن ماجة: باب فضل الحامدين

ترجمہ: تمام تعریفیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

کھانا کھاتے وقت کی دعاء

بِسْمِ اللّٰہِ وَبَرَکَۃِ اللّٰہِ

المستدرک للحاکم: کتاب الأطعمة

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کی برکت کے ساتھ کھانا شروع کرتا ہوں۔

فائدہ: اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو درمیان میں یہ دعاء پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَآخِرَہٗ

سنن ابی داؤد: باب التسمية على الطعام

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ شروع میں بھی اور آخر میں بھی۔

کھانا کھانے کے بعد کی دعاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

كنز العمال: رقم18179

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔

دودھ پینے کے بعد کی دعاء

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

سنن ابی داؤد: باب ما يقول إذا شرب اللبن

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے لیے اس (دودھ) میں برکت عطا فرما اور اس (برکت) کو زیادہ فرما۔

مہمان کھانا کھانے کے بعد میزبان کو یہ دعاء دے

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

مسند احمد بن جبنل:رقم الحديث 33890

ترجمہ: اے اللہ! جس نے مجھے کھانا کھلایا آپ کو کھلایئے، اور جس نے مجھے پلایا آپ اس کو پلایئے۔

کپڑے اتارنے کی دعاء

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

عمل اليوم و الليلة لابن السني: ما يقول إذا خلع ثوبا لغسل أو نوم

ترجمہ: اللہ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

فائدہ: جو شخص کپڑے اتارتے وقت یہ دعاء پڑھ لے تو یہ جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی شرمگاہوں اور پردہ کی جگہ کے درمیان حجاب و

پردہ ہوجائے گا۔ اس لیے اس دعا کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام فرمائیں۔

کپڑے بدلنے کی دعاء

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ

سنن ابی داؤد: باب ما يقول إذا لبس ثوبا جديدا

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور بغیر میری قوت اور طاقت کے، مجھے عطا فرمایا۔

نئے کپڑے پہننے کی دعا

اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ.

سنن ابی داؤد: باب ما يقول إذا لبس ثوبا جديدا

ترجمہ: اے اللہ! آپ ہی کی تعریف ہے جیسا کہ آپ نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں آپ سے اس کپڑے اور اس کام کی بھلائی مانگتا ہوں جس کام کے لیے یہ بنایا گیا ہے، اور اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور جس کام کے لیے بنایا گیا ہے اس کی برائی سے بھی پناہ چاہتا ہوں۔

آئینہ دیکھنے کی دعاء

اللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ۔

المقصد العلي: ج2 ص2617

ترجمہ: اے اللہ! تو نے میری شکل کو خوبصورت بنایا ہے میرے اخلاق کو بھی خوبصورت بنادے۔

مقیم؛ مسافر آدمی کو یہ دعا دے

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ.

سنن ابی داؤد: باب فی الدعاء عند الوداع

ترجمہ: میں تمہارے دین، تمہاری امانت و دیانت اور آخری اعمال کو اللہ کے پاس امانت رکھتا ہوں (کہ اللہ ان کی حفاظت کرے۔)

مسافر؛ مقیم آدمی کو یہ دعا دے

أَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ

عمل اليوم و الليلة لابن السني: باب ما يقول إذا ودع رجلا

ترجمہ: میں تمہیں اس اللہ کے پاس امانت رکھتا ہوں جو امانتوں کو ضائع نہیں کرتا۔

سواری پر سوار ہونے کی دعاء

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ۔

سورة الزخرف: 13، 14

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے تابع کر دیا، ورنہ یہ ہمارے بس میں تو نہیں تھا اور یقینا ہم اپنے پروردگار کی طرف پلٹنے والے ہیں۔

دوران سفر تکبیر و تسبیح

دوران سفر جب سواری اوپر کی طرف کو جائے یعنی اونچائی کی طرف تو اللہ اکبر پڑھے اور نیچے کی طرف آئے تو سبحان اللہ پڑھے۔

صحيح البخارى

دوران سفر کسی جگہ ٹھہرے یا اترے تو یہ دعاء پڑھے

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.

صحيح مسلم: باب في التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره

ترجمہ: اللہ کے کلمات تامہ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس کی ہر مخلوق کے شر سے

سفر سے واپسی کی دعاء

آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

صحيح مسلم: باب ما يقول إذا قفل من سفر الحج وغيره

ترجمہ: ہم سفر سے لوٹ آئے ہیں، ہم توبہ کرتے ہیں، ہم اللہ کے عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد و ثناء کرنے والے ہیں۔

کسی بھی قسم کی تکلیف اور درد کی دعاء

جسم میں اگر کسی جگہ درد ہو تو اس جگہ پر ہاتھ رکھیں ور تین مرتبہ (بسم اللہ) پڑھیں، پھر سات مرتبہ یہ دعاء پڑھیں:

أَعُوذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ.

صحيح مسلم: باب استحباب وضع يده على موضع الألم مع الدعاء

ترجمہ: میں اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جو میں محسوس کر رہا ہوں اور جس سے مجھے خوف (یا تکلیف) پہنچا ہے۔

جب تیز ہوا چل رہی ہو تو یہ پڑھیں

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ.

صحيح مسلم: باب التعوذ عند رؤية الريح والغيم والفرح بالمطر

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس ہوا کی بھلائی مانگتا ہوں اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی اور جو کچھ اس میں بھیجا گیا ہے اس کی بھی بہتری مانگتا ہوں اور اس کے شر اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر اور جو شر اس کے ذریعہ بھیجا گیا ہے اس سے پناہ مانگتا ہوں۔

کڑک اور گرج چمک کے وقت دعاء

سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ.

السنن الكبرى للبيهقى: باب ما يقول إذا سمع الرعد

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات کہ بادلوں کی گرج جس کی تسبیح اور حمد کرتی ہے، اور اس کے رعب سے فرشتے بھی (تسبیح میں لگے ہوئے ہیں)۔

بارش مانگنے کی دعاء

اللَّهُمَّ أَغِثْنَا. اللَّهُمَّ أَغِثْنَا. اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

صحيح البخارى: باب الاستسقاء في خطبة الجمعة غير مستقبل القبلة

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں سیر اب کر، اے اللہ! ہمیں سیر اب کر، اے اللہ ہمیں سیر اب کر۔

جب بارش ہونے لگے تو یہ دعاء پڑھے

اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا.

صحيح البخارى: باب ما يقال إذا أمطرت

ترجمہ: اے اللہ! نفع پہنچانے والی بارش برسا۔

بارش کے بعد دعاء

مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ.

صحيح البخارى: باب يستقبل الإمام الناس إذا سلم

ترجمہ: ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی۔

مصیبت اور پریشانی دور کرنے کی دعاء

رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ

القصص: 24

ترجمہ: اے پروردگا میں اپنے لیے آپ کی نازل کردہ ہر بھلائی کا محتاج ہوں۔

ہر قسم کے مرض سے شفاء حاصل کرنے کی دعاء

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ الْبَأْسَ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

صحيح البخارى: باب رقية النبي صلى الله عليه وسلم

ترجمہ: اے اللہ! لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور کر، اس کو شفا دے اور تو شفا دینے والا ہے، شفا تیری ہی ہے ایسی شفا جو بیماری کو نہ چھوڑے۔

ہر مریض پر پڑھنے کے لیے مسنون دم

بِسْمِ اللّٰہِ أَرْقِیكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اللّٰہُ یَشْفِیكَ بِسْمِ اللّٰہِ أَرْقِیكَ.

صحیح مسلم: باب الطب والمرض والرقی

ترجمہ: اللہ کے نام سے ہر اس چیز کے شر سے جو آپ کو تکلیف دینے والی ہو اور ہر نفس یا حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے میں آپ کو دم کرتا ہوں، اللہ آپ کو شفا دے گا، میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔

میت کی آنکھیں بند کرتے وقت دعاء

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِـ (اس میت کا نام لے) وَارْفَعْ دَرَجَتَہُ فِی الْمَھْدِیِّینَ وَاخْلُفْہُ فِی عَقِبِہِ فِی الْغَابِرِینَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہُ یَارَبَّ الْعَالَمِینَ وَافْسَحْ لَہُ فِی قَبْرِہِ وَنَوِّرْ لَہُ فِیہِ.

صحیح مسلم:

ترجمہ: اے اللہ! اس (میت کا نام لے) کو معاف فرما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما اور اس کے ورثہ میں سے اس کا جانشین مقرر فرما۔ یارب العالمین! ہمیں اور اس کو بخش دے اور اس کی قبر اس کے لئے کشادہ فرما اور اس کی قبر اس کے لیے منور فرما۔

قبرستان کی زیارت کے وقت دعاء

السلام علیکم دار قوم مؤمنین وإنا إن شاء اللہ بکم لاحقون.

صحیح مسلم: باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء

ترجمہ: سلامتی ہو تم پر مومنوں کے گھر! ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔

میت کو قبر میں داخل کرتے وقت یہ دعاء پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰہِ

سنن ابن ماجة: باب ما جاء في إدخال الميت القبر

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی ملت (شریعت) کے مطابق (اس میت کو دفن کرتے ہیں)۔

میت کو دفن کرنے بعد یہ دعاء پڑھے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ

ترجمہ: اے اللہ! اس میت کو معاف فرما اور (سوال جواب کے وقت) اس کو ثابت قدم رکھنا۔

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کی دفن سے فارغ ہوتے تو فرماتے کہ اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور ثابت قدمی کی دعاء کرو کیونکہ اب اس سے پوچھ گچھ ہو گی۔

سنن أبی داؤد: باب الاستغفار عند القبر للمیت فی وقت الانصراف

بازار میں داخل ہونے کی دعاء

لَا إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

سنن الترمذی: باب ما یقول إذا دخل السوق

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، (سارے جہان میں) اسی کی ملکیت ہے اور اسی کے لیے ساری تعریفیں ہیں، وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے، وہ زندہ ہے اسے موت نہیں آئے گی، اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائیاں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جب کسی موسم کا نیا پھل دیکھے اور کھائے تو یہ دعاء پڑھے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا.

صحیح مسلم: باب فضل المدینة الخ

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے پھلوں میں اور ہمارے شہر میں بھی برکت عطا فرما۔

جو شادی کرے یا سواری وغیرہ خریدے تو یہ دعاء پڑھے

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ.

سنن أبی داؤد: باب فی جامع النكاح

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اس کی خیر وبرکت مانگتا ہوں، اور آپ نے جن خصلتوں کے ساتھ اسے پیدا فرمایا ہے ان کی بھلائی کا طلبگار ہوں، اور اس کے شر سے اور جن خصلتوں کے ساتھ آپ نے اس کو پیدا فرمایا ہے ان کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

نوٹ: حدیث میں وضاحت ہے کہ عورت یا سواری یا خادم کی پیشانی پکڑ کر یہ دعاء کرے۔

نکاح کی مبارک باد

بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ

سنن الترمذی: باب ما جاء فیما یقال للمتزوج

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہارے لیے یہ نکاح مبارک فرمائے، تم پر برکتیں نازل فرمائے اور تم دونوں کو خیر وخوبی کے ساتھ اکٹھا رکھے۔

بیوی سے ہمبستری کرتے وقت یہ دعاء پڑھے

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔

صحیح البخاری: باب صفة إبلیس وجنوده

ترجمہ: اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہم کو شیطان سے دور رکھ، اور شیطان کو اس چیز (یعنی اولاد) سے دور رکھ جو آپ ہمیں عطا فرمائیں۔

نیا چاند دیکھنے کی دعاء

اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ

وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ.

سنن الترمذي : باب ما يقول عند رؤية الهلال

ترجمہ: اے اللہ! ہم پر اس چاند کو خیر، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ (اے چاند!) تیرا اور میرا رب اللہ ہے۔

روزہ افطار کرنے کی د دعاء

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ.

سنن أبی داؤد: باب القول عند الإفطار

ترجمہ: اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے دیے ہوئے رزق پر ہی افطار کر رہا ہوں۔

لیلۃ القدر کی دعاء

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ.

سنن ابن ماجۃ: باب الدعاء بالعفو والعافية

ترجمہ: اے اللہ! آپ بہت معاف کرنے والے ہیں، اور معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں، پس ہم کو معاف کر دیجئے۔

سونے کی دعائیں

دائیں کروٹ پر لیٹ کر یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا

صحيح البخاری: باب وضع اليد اليمنی تحت الخد الأيمن

ترجمہ: اے اللہ! آپ ہی کے نام کے ساتھ میں مرتا ہوں (یعنی سوتا ہوں) اور آپ ہی کے نام سے زندہ ہوتا ہوں (یعنی بیدار ہوتا ہوں۔)

نیز: اس کے علاوہ 33 بار سبحان اللہ 33 بار الحمد للہ 34 بار اللہ اکبر پڑھے۔

نیز یہ بھی پڑھے

آیة الکرسی، سورة فاتحہ، سورة اخلاص، سورة کافرون، استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ۔ تین تین بار، سورة البقرہ کا آخری رکوع: ﴿آمَنَ الرَّسُولُ بِمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُونَ﴾ سے آخر سورة تک۔

دن رات کے اکثر اوقات میں درود شریف کثرت سے پڑھے اور تمام اہل اسلام کی بھلائی اور خیر مانگے۔ جس کسی سے بھی تکلیف پہنچی ہو اس کو اللہ تعالی کی رضا کے لیے معاف کر دے اور اللہ تعالی سے جنت کا سوال کرے اور جہنم سے پناہ مانگ کر سو جائے۔

متکلم اسلام ایک نظر میں

نام: محمد الیاس گھمن

ولادت: 12-04-1969

مقام ولادت: 87 جنوبی، سرگودھا

تعلیم: حفظ القرآن الکریم: جامع مسجد بوہڑ والی، گکھڑ منڈی، گوجرانوالہ

ترجمہ و تفسیر القرآن: امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ تعالیٰ

مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

درس نظامی: (آغاز) جامعہ بنوریہ کراچی، (اختتام) جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

تدریس: معہد الشیخ زکریا، چپاٹا، زمبیا، افریقہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

مناصب: سرپرست اعلیٰ: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

مرکزی ناظم اعلیٰ: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ، پاکستان

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروس

سرپرست: احناف ٹرسٹ انٹرنیشنل

تبلیغی اسفار: ساؤتھ افریقہ، ملاوی، زمبیا، کینیا، سنگاپور، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، یمن، بحرین

تصانیف: عقائد اہل السنۃ والجماعۃ، خلاصہ قرآن، نماز اہل السنت والجماعت، صراط مستقیم کورس (مرد و خواتین)، اعتکاف کورس، خطبات متکلم اسلام، مضامین متکلم اسلام، مجالس متکلم اسلام، مواعظ متکلم اسلام، شہید کربلا اور ماہ محرم، قربانی کے فضائل و مسائل، بیس رکعات تراویح، القواعد فی العقائد، اصول مناظرہ، زبدۃ الشمائل شرح شمائل ترمذی، فضائل اعمال اور اعتراضات کا علمی جائزہ

بیعت و خلافت: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا الشاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم العالیہ

امین العلماء قطب العصر حضرت اقدس مولانا سید محمد امین شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

اصلاح و ارشاد

خانقاہ اشرفیہ اختریہ، 87 جنوبی، سرگودھا

www.ahnafmedia.com